لفظ لفظ آس

(گنجینۂ معرفت)

پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی قادری

اسلامک فاؤنڈیشن آف پاکستان
پوسٹ بکس نمبر ۷۴۰۰، کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان من البیان سحرا وان من الشعر حکما (الحدیث بخاری)

(ترجمہ: بیشک بعض تقریر جادو ہیں اور بیشک بعض شعر حکمت ہیں)

لفظ لفظ آس

(گنجینہ معرفت)

پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی قادری

اسلامک فاؤنڈیشن آف پاکستان

پوسٹ بکس نمبر ۷۴۰۰ کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	لفظ لفظ آس (گنجینہ معرفت)
تخلیق کار	پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی قادری
تعداد	۵۰۰
ہدیہ	۴۰ روپے
سن طباعت	۲۰۰۰ء
ناشر	اسلامک فاؤنڈیشن آف پاکستان پوسٹ بکس ۷۴۰۰ کراچی ۷۴۰۰۰

ملنے کا پتہ:۔ مرکز فیض قادریہ، احمدیہ، رشیدیہ، علیمیہ، پوسٹ بکس نمبر ۷۴۰۰ کراچی ۷۴۰۰۰ پاکستان

انتساب

میں اس مجموعہ کلام "لفظ لفظ آس" (گنجینہ معرفت) کو بحر الاسرار قاسم الانوار قطب العرفاء والعشاق حضرت شیخ محمد عبدالعلیم آسی سکندر پوری الرشیدی القادری قدس سرہ العزیز (متوفی ۲ جمادی الآخر ۱۳۳۵ھ / ۲ فروری ۱۹۱۷ء مدفون محلہ نورالدین پورہ ضلع غازی پور 'بھارت) کی ذات پر فیض سے منسوب کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے مجموعہ کلام "دیوان آسی المعروف عین المعارف" میں اسلامی طرز شاعری کو یوں اجاگر فرمایا ہے کہ:۔

شعر گوئی نہ سمجھنا کہ مرا کام ہے یہ
قالب شعر میں آسیؔ فقط الہام ہے یہ

احقر العباد ناصر الدین ناصؔر عفی عنہ
غلام سلسلہ 'عالیہ' قادریہ 'احمدیہ'
رشیدیہ 'علیمیہ
دسمبر ۲۰۰۰ء
رمضان ۱۴۲۱ھ

آسیؔ کی غلامی میں ہے عاصی سہی ناصؔر
وہ دامن رحمت میں چھپالیں گے اسے بھی

فہرست

صفحہ نمبر	موضوع	نمبر شمار
۱۱	عرض حال	۱۔
۱۴	آداب وشرائط نعت خوانی ومحافل سماع	۲۔
۱۷	الحمد	۳۔
	گوشہ نعت	
۱۸	نہ زر چاہتا ہوں نہ جا چاہتا ہوں	۴۔
۱۹	لبوں پہ سرور کونین کا جو نام آیا	۵۔
۲۱	ہر خطا پر عطا، ہر ستم پر کرم	۶۔
۲۲	جس دل میں نبی ﷺ ہو کچھ بھی نہیں	۷۔
۲۳	ہجر طیبہ کا مجھے سرکار اب یارا نہیں	۸۔
۲۴	جو نہ بخشا خدا نے کسی کو	۹۔
۲۶	جب خدا مل گیا مدعا مل گیا	۱۰۔
۲۷	جس کو چشم کرم آپ کی مل گئی	۱۱۔
۲۸	رحمت دو جہاں رحم فرمائیے	۱۲۔
۳۰	مرے کریم کا دریائے فیض بہتا ہے	۱۳۔
۳۲	کوئی ایسی شان والا کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا	۱۴۔
۳۳	اگر ہو میسر ہوائے مدینہ	۱۵۔

۱۶۔	سرکار اپنے پاس ہمیں بھی بلائیے	۳۴
۱۷۔	میرے آقا میرے مولا مجھ پر جودوکرم سرکار	۳۵
۱۸۔	ساکت کھڑا ہوں دربار مصطفیٰ ﷺ میں	۳۶
۱۹۔	جب بھی نعت نبی میں کہتا ہوں	۳۷
۲۰۔	میرے حضور کا حسن و جمال کیا کہنا	۳۸
	بلغ العلیٰ بکمالہ	۳۹
	جہاں دیکھو تمہی تم ہو	۴۰

گوشہ منقبت

۲۱۔	بشان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۴۳
۲۲۔	بشان اولیاء اللہ	۴۳
۲۳۔	بشان اولیاء اللہ (خاصان خدا فی عصرنا)	۴۴
۲۴۔	بشان سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۴۵
۲۵۔	بشان سیدنا غوث العالم رضی اللہ عنہ	۴۶
۲۶۔	بشان بری امام قدس سرہ العزیز	۴۸
۲۷۔	بشان سید محمد تاج الدین اولیا قدس سرہٗ العزیز	۴۹
۲۸۔	بشان بابا ظہور چشتی قدس سرہٗ العزیز	۵۰
۲۹۔	بشان بابا صاحب (شیخ محمد مودود احمد)	۵۰
۳۰۔	عقائد فی الوعید	۵۱
۳۱۔	شان ولایت	۵۳

۳۲۔	حق وباطل	۵۳
۳۳۔	انتباہ	۵۴
۳۴۔	خانہء الٰہی	۵۵
۳۵۔	رضائے الٰہی	۵۵
۳۶۔	مسلمان؟یامنافق؟	۵۶
۳۷۔	مسلم ممالک کی بے حسی	۵۷
۳۸۔	مرد مومن	۵۸
۳۹۔	کلمہ تمجید	۵۹
۴۰۔	ضرورت مرشد	۵۹
۴۱۔	غیر اسلامی تہذیب	۶۰
۴۲۔	لالچ	۶۰
۴۳۔	راہ عروج	۶۰
۴۴۔	وقت کی قدر	۶۰
۴۵۔	سادگی	۶۰
۴۶۔	صفائی	۶۱
۴۷۔	حقوق والدین	۶۱
۴۸۔	عید	۶۱
۴۹۔	عبادت	۶۱
۵۰۔	فضیلت انسان	۶۲

۵۱۔	راضی بہ رضا	۶۲
۵۲۔	سخاوت	۶۲
۵۳۔	خوف محشر	۶۲
۵۴۔	پاس انفاس	۶۲
۵۵۔	وحدۃ الوجود	۶۳
۵۶۔	وحدۃ الشہود	۶۳
۵۷۔	دعا کا طریقہ	۶۳
۵۸۔	پاس انفاس	۶۳
۵۹۔	عشق الٰہی	۶۴
۶۰۔	صبر و شکر	۶۵
۶۱۔	دوستی	۶۵
۶۲۔	صلہ رحمی	۶۵
۶۳۔	دکھ سکھ	۶۶
۶۴۔	توفیق ثنا	۶۶
۶۵۔	تمنا	۶۷
۶۶۔	مقصد ولادت	۶۷
۶۷۔	پاس انفاس	۶۷
۶۸۔	اولیاء اللہ	۶۸
۶۹۔	تحائف دو	۶۸

۷۰۔	فتنوں سے پرہیز	۶۹
۷۱۔	اخلاق الٰہی	۶۹
۷۲۔	مآل زندگی	۶۹
۷۳۔	فضل	۷۰
۷۴۔	قناعت	۷۰
۷۵۔	اطاعت رسول ﷺ	۷۰
۷۶۔	نشان منزل	۷۰
۷۷۔	عمل پر مداومت	۷۱
۷۸۔	حفاظت الٰہی	۷۱
۷۹۔	استاد کا منصب	۷۱
۸۰۔	حسن طلب	۷۱
۸۱۔	قبر و حشر	۷۲
۸۲۔	مسائل کا حل	۷۲
۸۳۔	خاکساری	۷۲
۸۴۔	دعا	۷۲
۸۵۔	بے پردگی	۷۳
۸۶۔	دعا	۷۳
۸۷۔	نام نہاد سیاسی لیڈر	۷۳
۸۸۔	گمراہ	۷۴

۸۹۔	مصیبتوں کا مقابلہ	۷۴
۹۰۔	حق گوئی	۷۵
۹۱۔	مدارس کا حال	۷۶
۹۲۔	مفید ایجادات	۷۷
۹۳۔	اندھیرے	۷۸
۹۴۔	استغفار	۷۸
۹۵۔	بندہ پروری	۷۸
۹۶۔	کج فہم لوگ	۷۹
۹۷۔	مسلمان	۷۹
۹۸۔	شکر	۷۹
۹۹۔	دعا	۸۰
۱۰۰۔	روح نظیر اکبر آبادی سے معذرت	۸۰
۱۰۱۔	عفو	۸۱
۱۰۲۔	رحمت	۸۱
۱۰۳۔	مبارکباد	۸۲
۱۰۴۔	Ph.D نہ ملنے پر	۸۲
۱۰۵۔	بے دین	۸۲
۱۰۶۔	کراچی کے طلبا پر قیامت	۸۲
۱۰۷۔	دعا	۸۳

۱۰۸۔	درخواست	۸۳
۱۰۹۔	مسلمان بن	۸۴
۱۱۰۔	فضول خرچ	۸۴
۱۱۱۔	شفاعت	۸۴
۱۱۲۔	سفر	۸۴
۱۱۳۔	امتحان در امتحان	۸۵
۱۱۴۔	امتحانی ماحول	۸۵
۱۱۵۔	طلبہ کا گلہ	۸۶
۱۱۶۔	خلفاء	۸۶
۱۱۷۔	تاریخ پاکستان	۸۶
۱۱۸۔	خواص کے علاقے	۸۷
۱۱۹۔	مظلوم کراچی	۸۸
۱۲۰۔	سزا جزا	۸۸
۱۲۱۔	استغاثہ	۸۸
۱۲۲۔	ابیات ناصر	۸۹
۱۲۳۔	اچھی بچی	۸۹
۱۲۴۔	حیات الانبیاء بعد الممات	۹۰
۱۲۵۔	فاعل حقیقی	۹۱
۱۲۶۔	سلام	۹۲

اظہاریہ   سید مختار علی (مختار اجمیری)

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں
فیضانِ محبت عام تو ہے عرفانِ محبت عام نہیں

جگر مراد آبادی نے مندرجہ بالا شعر کس منزل سے کہا ہے یہ تو وہی جانتے ہوں گے، مگر یہ سمجھتے ہیں کہ: ع "اُس کی دین ہے جسے پروردگار دے" (مولانا محمد علی جوہر)

اسی دین اور توفیق کا معاملہ اور یہ ایمان افروز امتزاج اگر دیکھنا ہو تو وہ ڈاکٹر ناصر الدین صاحب کی ذات سے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

"ناصر میاں" جن سے میں نصف صدی سے نصف کے زمانے سے ذاتی طور پر واقف ہوں۔ وہ جو کسی نے کہا ہے کہ "پوت کے پاؤں پالنے ہی میں نظر آجاتے ہیں" یہ بات بھی موصوف کی ذات پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔

میں اپنے عزیز مکرم سید محمود الحسن رضوی علیہ الرحمتہ کے ہاں عرصہ چالیس سال سے عرس مخدوم جہانگیر اشرف سمنانی میں شریک ہوتا رہا ہوں۔ وہاں مجھے ایک نہایت مودب اور دین سے بہت قریبی علاقہ رکھنے والا نوجوان (ناصر میاں) نظر آتا ہے۔ یہ بھی پابندی سے عرس کی محفل میں شریک ہوتے رہے۔ ایک مرتبہ

مجھے محمود بھائی کی طرف سے تقاضہ ہوا کہ میں ناصر میاں سے بھی کہوں کہ وہ نعت پڑھیں۔ عرس سیدنا جہانگیر اشرف سمنانی کے موقع پر ایک سلام اور ایک منقبت ہر شاعر کو پیش کرنا ہوتی تھی۔ ابتدا نعت خوانی سے ہوتی تھی اس لیے میں نے ناصر میاں کو نعت پیش کرنے کی دعوت دی۔ وہ وقت کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا کہ جب ناصر میاں نے نعت پڑھی کیا کیف تھا وہ الفاظ میں رقم نہیں ہو سکتا، یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ عرس کی ہر محفل برزگوارم محترم شیخ محمد مودود احمد قادری چشتی عرف بابا صاحب علیہ الرحمتہ کی صدارت میں منعقد ہوتی تھی۔ میں نے دیکھا کہ ناصر میاں کو بابا صاحب علیہ الرحمتہ سے دلی ارادت ہے اور یہ بات ثابت بھی ہوئی۔ اور اس میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ناصر میاں حضرت آسی غازی پوری علیہ الرحمتہ سے روحانی طور پر مستفید ہیں وہ ہر گاہ اس کا اظہار کر کے روحانی طمانیت حاصل کرتے ہیں۔ اس تمہید کے ساتھ میں اپنے موضوع کی طرف رجوع کرتا ہوں، وہ یہ کہ جناب ناصر الدین صاحب خیر سے پی۔ ایچ۔ ڈی۔ بھی ہیں انھوں نے نثر میں اپنے علم کے بے شمار جوہر دکھائے ہیں اور جو لکھا اس کو زیور طباعت سے آراستہ بھی کیا۔ ان کی تقریباً ہر تحریر کتابی صورت میں موجود ہے۔ اب تک ان کی انیس مطبوعات اور پچاس (۵۰) سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ نثر کے

ساتھ ساتھ وہ نظم کی طرف بھی آئے ہیں۔ نظم کا محور بنایا ہے "نعت مصطفےٰ ﷺ" کو، نظم میں ان کی یہ پہلی کوشش ہے۔ زیر نظر کتاب۔ "نقطِ لفظ آس (گنجینہ معرفت)" میں جس قدر کلام باصرہ نواز ہوگا، قارئین محترم پڑھ کر اندازہ کر سکتے ہیں کہ ڈاکٹر ناصر الدین صاحب کے کہنے کا انداز کس قدر مستحکم اور پاکیزہ ہے۔ رہا شعری اور فنی محاسن کا معاملہ تو میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ یہ ان کی پہلی کوشش ہے۔ ناقدین ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ فن کی ترازو کو فی الوقت استعمال نہ کریں۔

ڈاکٹر ناصر الدین صاحب نے ازراہ محبت مجھے اپنا کلام دکھایا میں نے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے احساسات اور جذبات کی قدر کرتے ہوئے بہت کم اپنے قلم کو استعمال کیا ہے۔ خال خال جو مناسب سمجھا اسے انھیں کی خوشی کو ملحوظ رکھتے ہوئے معمولی ردوبدل کی جسارت کی ورنہ تمام کلام ان کی ذہنی کاوشوں کا آئینہ دار ہے۔

میری دعا ہے کہ "اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ" یہ اسی طرح اپنی کاوشوں کو جاری وساری رکھیں اور بارگاہِ رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انعام واکرام پاتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

عرض حال

آعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ط بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ط الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہ سید الانبیاء والمرسلین محمد و علیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین.

حدیث مبارکہ ہے "عن ابی ابن کعب ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان من الشعر حکمۃ" (سنن ابی داؤد از مترجم ج ۳ باب ۵۱۱ ماجاء فی الشعر)

ترجمہ:۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" بے شک بعض شعر دانائی ہوتے ہیں۔

اسی باب کی آخری حدیث ہے "عن ابن عباس قال والشعراء یتبعھم الغاوٗن فنسخ من ذٰلك واستثنیٰ وقال الا الذین ا منوا و عملوا الصٰلحت و ذکر واللہ کثیراً (سنن ابی داؤد مترجم ج ۳ باب ۵۱۱)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا"شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں (الشعراء آیت ۲۲۴ پ ۱۹) منسوخ و مستثنیٰ ہے اور فرمایا مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کیا"۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اسلامی شاعری باعث ثواب ہے اور اس کی اصناف محدود ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حمد:۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ' ۲۔ نعت:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

لئے ‘۳۔ قصیدہ:۔ انبیاء اور اولیاء اللہ یا عادل بادشاہ کے مناقب‘۴۔ منقبت:۔ صحابی یا ولی کی تعریف ‘۵۔ سلام:۔ نبی یا ولی کی شان میں۔

اس کے علاوہ حقائق و معارف کو نظم ‘غزل ‘مسدس ‘مخمس ‘رباعی ‘مثلث ‘قطعہ یا اشعار میں بیان کرنا جائز ہے۔

اس کے بر خلاف جھوٹی و مجازی شاعری از قسم ‘نوحہ ‘سوز اور مرثیہ جن میں نا شکری و ناصبری اور اللہ تعالیٰ سے بغاوت و احتجاج پایا جائے ناجائز اور جہالت ہے۔

ایسی ہی شاعری کرنے والے کے بارے میں حدیث میں ہے کہ !

"امراؤالقیس جہنمی شعراء کا سردار ہوگا"۔

"لفظ لفظ آس" (گنجینہ معرفت) میں جو اشعار ہیں ‘الحمد للہ کہ وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ میں نے یہ اشعار کہنے کے لئے کوئی اہتمام نہیں کیا بلکہ جب کبھی ضرورت ہوئی یا کسی نے فرمائش کی یا تلاوت قرآن مجید کے بعد ‘یا احادیث کے مطالعے کے بعد یا نماز پڑھنے کے بعد یا کسی بزرگ کی خدمت میں بیٹھنے پر یا کسی بزرگ کے حالات پڑھنے کے بعد جو کیفیت طاری ہوئی اس نے اشعار کا لباس پہن لیا۔ اسی لئے ان اشعار کی فنی اصلاح کے لئے کوئی توسل حاصل کرنے کا خیال نہیں آیا۔ اور درباری شاعر ابو العتاہیہ اسمٰعیل بن قاسم (متوفی ۲۱۱ھ بعہد ھارون الرشید عباسی) کی طرح صرف احساسات و جذبات اور خیالات کو منظوم کر لیا۔

میں نے پہلا شعر جماعت ششم میں ظفر اکیڈمی اسکول کے مقابلہ بیت بازی میں ۱۹۷۳ء میں بوقت ضرورت فی البدیہہ کہا تھا۔ وہ حقیقت پسندانہ شعر یہ ہے:۔

لٹک کے خوشی سے پھول رہے ہیں
شاخ پہ بندر جھول رہے ہیں

اس کے بعد علماء و مشائخ کی صحبت نے ایک شاعرانہ مزاج بنادیا اور اس طرح ۱۹۷۲ء سے ۲۰۰۰ء تک تقریباً ۲۸ سال کے عرصے میں مختلف موضوعات پر تقریباً پانچ سو اشعار کہے جو تقریباً تمام اس شعری مجموعے میں شامل ہیں۔ ان اشعار کو میں نے اپنے ایک مشفق بزرگ شاعر جناب سلطان محمود صاحب (مرحوم) کو اصلاح کے لئے دکھایا تو انہوں نے کہیں کہیں ان کی اصلاح بھی کی مگر زیادہ تر اشعار کو انہوں نے ویسے ہی رہنے دیا اور فرمایا کہ "میں اس میں کسی قسم کی اصلاح کی خاص ضرورت محسوس نہیں کرتا ہوں کیونکہ خیالات تو سب پاکیزہ ہیں۔" البتہ میرے استاد محترم جناب سید رفیق عزیزی تاجی صاحب مد ظلہ العالی نے بڑی عرق ریزی سے میری اصلاح فرمائی۔ جس کے لئے میں تہ دل سے ان کا مشکور ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے میری یہ دعا ہے کہ وہ ان اشعار کو اور خصوصاً نعتوں کو میرے لئے توشہ آخرت بنائے اور میرے دانستہ و نادانستہ تمام گناہ معاف فرمائے اور جن لوگوں تک یہ پہنچیں انہیں حق گوئی و حق جوئی اور حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہم سب کو نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین سیدنا محمد ن النبی الکریم

ناصر الدین ناصر ولد عظیم الدین صدیقی عفی عنہ
M-11، ماریہ بل ویو، سیکٹر 14B نارتھ کراچی، فون نمبر ۶۹۷۰۱۷۵

آداب وشرائط نعت خوانی وسماع

نظیرؔ نعت تو کہتے ہو یہ خیال رہے
بڑے لوب کی ضرورت ہے اس ہنر کیلئے

آیات قرآنی' احادیث مبارکہ اور اقوال و آثار صحابہ واولیاء اللہ کی روشنی میں نعت و سماع کے چند آداب وشرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مُسمع (سنانے والا) لڑکا یا عورت نہ ہو بلکہ باشرع مرد ہو اور باوضو ہو۔ تارک نماز و تارک داڑھی و مونچھ سے نہ پڑھوایا جائے۔

۲۔ مستمع (سننے والا) یاد حق سے خالی نہ ہو بلکہ ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور باوضو ہو۔

۳۔ مسموع (کلام جسے سنایا جائے) فحش و مسخرہ پن والا نہ ہو بلکہ پاکیزہ ہو۔

اس میں حمد باری تعالیٰ' نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' مناقب صحابہ اور مناقب اولیاء اللہ یا حقائق و معارف شامل ہیں یہ نہ ہو کہ جو اشعار حمدیہ ہوں ویسے ہی اشعار نعتیہ اور منقبتیہ بھی ہوں' فرق مراتب نظر میں رکھنا ہوں گے۔

۴۔ آلہء سماع (مزامیر) جو سامعین کے اذہان کو لہو و لعب کا عادی بناتے ہوں استعمال نہ کئے جائیں۔

(حوالہ سیر الاولیاء' امیر خورد سید محمد مبارک علوی کرمانی' مترجم اعجاز الحق قدوسی اردو سائنس بورڈ' لاہور' ۱۹۸٦ء ص ۷۵۲)

۵۔ شاباش دینے کے لئے دوران نعت خوانی اور سماع محفل میں تالی نہ بجائی جائے اس لئے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ نے حدیث کے حوالے

سے فرمایا ہے "تالی بجانا بھی لہو ہے، جب یہاں تک منع کیا گیا ہے تو مزامیر و دیگر محرمات سے بھی بہت زیادہ پرہیز کرنا چاہئیے۔" (فوائد الفواد، ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ مرتبہ حضرت امیر علاء سجزی علیہ الرحمہ، مترجم شمس بریلوی، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ۱۹۷۸ء ص ۱۹۰)

۶۔ "صاحب وجد و حال اور مستغرق فی الحق کے لئے سماع مباح و حلال ہے اور جس کا میلان مجاز کی طرف غالب ہو اس کے لئے مکروہ اور جس کا میلان مکمل طور پر مجاز کی طرف ہو تو اس کے لئے سماع حرام ہے۔ (سیر الاولیاء ص ۷۵۱)

۷۔ نعت خوان یا قوال باشرع و باوضو ہو کر اخلاص کے ساتھ اشعار پڑھے۔ اگر ریا کاری، شہرت، حصول معاوضہ یا حصول داد و دہش کے لئے کلام پڑھے تو ایسے سے سننا بھی جائز نہیں۔

۸۔ محفل نعت یا مجلس سماع میں سامعین کو ماحول کا تقدس برقرار رکھنا چاہئے اور دوران سماع جگہ سے اٹھکر کہیں نہیں جانا چاہئیے اور نہ ہی ایک روپے کے وزن کو اٹھانے کے لئے دس دس افراد کو ان کی جگہ سے اٹھا کر ان کی توجہ الی الحق خراب کرنی چاہئے۔

۹۔ نعت خوان اور قوال کی حوصلہ افزائی کے لئے انعام دینا مسنون ہے جیسا کہ حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کو "قصیدہ بانت سعاد" پر اور حضرت امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ کو "قصیدہ بردہ شریف" پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی تھی، مگر اس سنت کو ادا کرنے کے لئے ماحول کے تقدس کو برباد نہیں کرنا چاہئے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو کسی شعر پر کوئی کیفیت طاری ہو اور وہ انعام

کے طور پر رقم یا کچھ دینا چاہے تو اس نعت خواں یا قوال کے کلام کے اختتام پر وہ رقم یا تحفہ صاحب خانہ یا صدر محفل کو پیش کر دے اور صاحب خانہ یا صدر محفل اس انعام کو نعت خواں یا قوال کو پیش کر دے۔

۱۰۔ دوران نعت خوانی و سماع اگر کسی نماز کا وقت ہو جائے اور اذان کی آواز آجائے تو فوراً سلسلہ نعت و سماع کو منقطع کر دینا چاہئے اور فرض نماز کی باجماعت ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اس کے بعد بیشک یہ سلسلہ دوبارہ اس وقت تک جاری رکھا جا سکتا ہے جب تک لوگ دل جمعی سے باوضو ہو کر بیٹھ سکیں۔

۱۱۔ عورتوں کو محافل نعت کا اہتمام محدود پیمانے پر بغیر کسی لاؤڈ اسپیکر کے گھروں ہی میں کرنا چاہئے اور وہ بھی اس طرح کے ان کی آواز نا محرم مرد نہ سن سکیں۔ کسی مکان کی کھلی چھت یا سڑک یا ایسے اداروں میں جہاں نا محرم مرد بھی ہوں محافل نعت کا انعقاد نا جائز ہے۔

۱۲۔ مردوں کا بھی کسی بازار یا شارع عام پر ایسی محافل نعت خوانی و سماع منعقد کرنا جائز نہیں کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہو گی اور ان کی آمد ورفت سے محفل کا تقدس پامال ہو گا۔ راستے کا حق جو حقوق العباد میں سے ہے ادا نہ ہو سکے گا۔

لہٰذا چھوٹی چھوٹی گلیوں میں گیٹ بنانا، شامیانہ، لگانا بجلی چوری کر کے جلسہ گاہ کو روشن کرنا اور چوری کی بجلی سے چراغاں کرنا جائز نہ ہو گا۔

بہتر یہ ہے کہ مسجد، مدرسہ، میدان، باغ، مکان اور چہار دیواری میں ایسی محافل منعقد کی جائیں۔ ۲۰ صفر ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء

احقر العباد ناصر الدین صدیقی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد

انت ستار انت غفار انت وهاب

انت قهار انت جبار انت تواب

انت منعم انت معطى انت جواد

انت مالك انت نافع انت رزاق

انت حى انت قيوم انت خلاق

انت شاهد انت ناصر انت علام

اعطنا من عطاء غير مجذوذ

واعف عنا تب علينا يا غفور

ادعونی استجب لکم (آیت ۶۰ المؤمن پ ۲۴)

مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

گوشہ نعت

(۱)

نہ زر چاہتا ہوں نہ جا چاہتا ہوں
مدینے میں آقا رہا چاہتا ہوں
جو آقا ہے میرا وہ داتا ہے سب کا
اسی کے نگر کی میں جا چاہتا ہوں
خدا مجھ کو پہنچائے تیرے حرم میں
میں تیرے نگر میں بقا چاہتا ہوں
جو پہنچوں در پاک پر سر جھکا کر
کروں عرض آقا عطا چاہتا ہوں
نہ جنت کا لالچ نہ دوزخ کی پرواہ
میں وعدے کی اپنے وفا چاہتا ہوں
غرض دل میں کوئی نہ کوئی تمنا
فقط ایک تیری رضا چاہتا ہوں
نہ دنیا کی دولت نہ عقبیٰ کا توشہ (۱)
بہر جا میں تیری عطا چاہتا ہوں
میں کس منہ سے ناصر کروں مدح سرور
میں عاصی ہوں فضل خدا چاہتا ہوں

---

(۱)۔لا یومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وو لدہ والناس اجمعین (تم میں سے کوئی اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں) (حدیث بخاری)

(٢)

لبوں پہ سرور کونین کا جو نام آیا
ہزار شکر کہ اللہ کا کلام آیا

چمن میں جب کبھی نعت نبی کا پھول کھلا
شمیم رحمت حق کا وہیں پیام آیا

تمام نعمتیں بٹتی ہیں دست احمد ﷺ سے
بلا وسیلہ جو پہنچا وہ تشنہ کام آیا

پڑھی ہے جس نے بھی نعت رسول دل سے کبھی
صلے میں ساقی کوثر سے اس کو جام آیا

تمہارے دامن رحمت کو جس نے تھام لیا
اسی کے حصے میں اللہ کا سلام آیا

بسی ہے خانہ دل میں جو ایک ذات حضور(١)
عطائے رب ہے کہ رحمت کا مجھ کو جام آیا

تو نام احمد مرسل کو دل میں قائم رکھ(٢)
یہی تو رخت سفر ہے جو سب کے کام آیا

نبی کی یاد میں ناصرؔ جو سب کو بھول گیا(۳)
خدا کے فضل و کرم کا اسے پیام آیا

قطعہ

اے رسول حق دعائے مغفرت
اے کریم خلق ہم سب کے شفیع
ہم ہیں طالب آپ کے الطاف کے
اور ہیں سرکار محبوبِ رفیع

۱۔ المرء مع من احب (حدیث)
آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔
۲۔ انت معه من احببت (حدیث)
تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرے۔
۳۔ حبك الشئی یعمی و یصم (حدیث)
تیری کسی شے سے محبت (اس کے عیب دیکھنے یا سننے سے) اندھا اور بہرا کر دے گی۔ اور
من احب شیا اکثر ذکره (حدیث)
جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے اکثر اس کا ذکر کرتا ہے۔

(۳)

ہر خطا پر عطا، ہر ستم پر کرم(۱)
ہے نبی اور رب کا کرم بھی بہم
چشم رحمت نبی کی جدھر اٹھ گئی
کر دیئے محو غم رکھ لیا ہے بھرم
ان کے رحم و کرم کا ہے شاہد خدا
دشمنوں پر بھی جاری رہے ہیں کرم
جتنے عالم ہیں سب کے لئے ہیں رحیم(۲)
مظہر ذات حق ہیں یہ شاہ امم
ناصر کمتریں نصرتِ حق سے اب
شکر ہے مدحت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے بہم

۱۔ وما كان الله ليعذ بهم وانت فيهم (آیت ۳۳ الانفال)
اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں موجود ہیں۔
۲۔وما ارسلنك الا رحمته للعٰلمين (آیت ۱۰۸) الانبیا -
اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

(۴)

جس دل میں نبی ہو کچھ بھی نہیں
وہ دل ہی نہیں وہ کچھ بھی نہیں
جس دل میں نبی کی یاد رہے
اور دید نہ ہو ممکن ہی نہیں
جو دید ملے تو سیر نہ ہوں
اور دید بنا کچھ بھی ہی نہیں
وہ سب پہ کرم فرماتے ہیں
انکار کبھی کرتے ہی نہیں (۱)
وہ ان کو جھلک دکھلاتے ہیں
جو اُن پہ مریں بھاگیں بھی نہیں
گر ان کا وسیلہ ہوتا نہیں
تو یہ بھی نہ ہوتا وہ بھی نہیں
جو ان کا کرم نہ ہو ناصرؔ
تو ہم بھی نہ ہوتے تم بھی نہیں

---

(۱) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبھی کسی سائل کے سوال پر "لا" (نہیں) نہیں فرمایا۔

(۵)

ہجرِ طیبہ کا مجھے سرکار اب یارا نہیں
آپ کے در کے سوا تو کوئی بھی چارا نہیں

اپنے در پہ مجھ کو بلوا لیجئے آقا مِرے
کیا مِری قسمت میں ایسا کوئی بھی تارا نہیں

اُمّتی ہوں آپ کا ہرگز میں بے چارا نہیں
دربدر کی ٹھوکریں کھانے کا اب یارا نہیں

رحمتہ للعلٰمیں ہیں آپ تو کیا غم مجھے
نیکیوں کا پیٹھ پر میری جو پشتارا نہیں

سرورِ کونین کے لطف و کرم کا ہے یقیں
نا امیدی کا کوئی بھی دل میں انگارا نہیں

یاد طیبہ سے عطا ہوتی ہے ہر دم زندگی
شکر ہے غفلت نے مجھ کو آج تک مارا نہیں

ناصرؔ عاصی کو نسبت حضرتِ آسیؔ سے ہے
یا حبیبِ رب تو کیا میں آپ کو پیارا نہیں

(۶)

جو نہ بخشا خدا نے کسی کو
وہ دیا ہے خدا نے نبی کو (۱)
جو ہے عاشق نبی کا وہ کہہ دے
رب نے بے مثل رکھا نبی کو
وہ جو ہے رب تعالیٰ کا پیارا
ہر نفس یاد رکھو اُسی کو
ہر منافق یہ کہتا ہے جل کر
رب نے ہم جیسا رکھا نبی کو
سب لیا ہے نبی نے خدا سے
سب دیا ہے خدا نے نبی کو
وہ ہیں قاسم خدائی نعم کے (۲)
مرتبہ ہے یہ حاصل اُنھی کو
بخش دیں گے خطائیں وہ سب کی
اور نوازیں گے ہر اُمّتی کو

مومنو ساتھ ناصر کے مل کر
خوب بھیجو سلام اب نبی کو (۳)

عشق صادق

عشق نبی میں رو رو کاٹیں اپنے دن اور راتیں
کوئی بتائے سچے عاشق کیسے سوئیں جاگیں

عشق رسول

اولیاء اللہ نے یہ راز سمجھایا ہمیں
عشق احمد صلی اللہ علیہ وسلم جس کے دل میں ہے وہ اس کے ساتھ ہیں

---

(۱) وعلمك مالم تكن تعلم (آیت ۱۱۳) النساء پ ۵
اور (اللہ نے) آپ کو وہ سکھایا جو آپ نہ جانتے تھے۔
(۲) انما انا قاسم والله يعطى (حدیث بخاری)
بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا کرتا ہے۔
(۳) ان الله و ملئكته يصلون على النبى ط يا ايها الذين امنو صلو اعليه وسلمو انتسليما (آیت ٥٦)
بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والوان پر خوب درود و سلام بھیجو!

(۷)

جب خدا مل گیا مدعا مل گیا
کیا بتائے کوئی اُس کو کیا مل گیا

عشق میں جس نے خود کو فنا کر دیا
اس کو قرب رسول خدا مل گیا

مصطفیٰ کو وسیلہ بنا کر چلو ! (۱)
جان لو گے کہ ہم کو خدا مل گیا

قرب محبوب رب مل گیا ہے جسے
بالیقیں اس کو رب العلا مل گیا

ساتھ ناصؔر کے نعرے لگاتے رہو
پرچمِ حضرتِ خیرالورا مل گیا

---

(۱) یا ایھا الذین امنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة وجاهدوا فی سبیله لعلکم تفلحون (آیت المائدہ)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو! اور اسکی راہ میں کوشش کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

جس کو چشمِ کرم آپ کی مل گئی
نعمتِ رب اسے دائمی مل گئی
بندگی کا سلیقہ جسے آ گیا
دین و دنیا کی اس کو خوشی مل گئی
خلد مل جائے گی یا شفیعِ اُمم (۱)
آپ کے در کی گر چاکری مل گئی
میں یہ سمجھوں گا ناصرؔ کو سب مل گیا
اس کو بطحا کی گر حاضری مل گئی

---

(۱) ولسوف يعطيك ربك فترضىٰ (آیت الضحیٰ)
اور عنقریب آپ کو عطا کرے گا آپ کا رب اتنا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔
جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ "میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک اپنی امت کو نہ بخشوا لوں"۔

اک مصیبت میں اُلجھے ہر اک آن ہیں
جان رکھتے ہوئے ہم تو بے جان ہیں
رحمت دو جہاں رحم فرمایئے

آپ کے نام لیوا پریشان ہیں
کچھ ہیں فرقوں میں گم، کچھ سیاست میں گم
ایک ہونے کی نعمت سے انجان ہیں
ہے تعصّب کا عفریت چمٹا ہوا
شکل انسان میں سارے حیوان ہیں
ہم ہیں دنیا کی ہر اک برائی میں گم
اس تباہی پہ اغیار حیران ہیں
ساری دنیا کی دولت کے مالک ہیں
حرص سے اپنی، خود ہی پریشان ہیں
کوئی بھی کام عقبٰی کے شامل نہیں
جمع دنیا کے سارے ہی سامان ہیں
جھگڑے کرتے ہیں آپس میں صبح و مسا
غیر کہتے ہیں کیسے مسلمان ہیں !
جانور کیا کہوں اُن سے بدتر ہیں ہم
اپنی مرضی سے محکومِ شیطان ہیں

(۱۰)

مرے کریم کا دریائے فیض بہتا ہے
طلب سے پہلے ہی دیتا ہے اور یہ کہتا ہے
تو مانگ ہم سے اگر ہے کوئی طلب تیری
خزینہ رب کا ہمارے ہی ہاتھ رہتا ہے (۱)
عطا کیا ربیعہ ابن کعب کو سب کچھ
یہ کہہ کہ مانگ! جو تجھ کو خیال رہتا ہے (۲)
بنایا آپ کو دارین میں شفیعِ اُمم
یہ ہے وہ بات جو ربِّ انام کہتا ہے (۳)
خطا اگر کوئی ہو جائے تم سے دنیا میں
تو جاؤ در پہ نبی کے خدا یہ کہتا ہے (۴)
کہا یہ ناصرؔ عاصی کے دل نے خلوت میں
جو چاہے مانگ لے کیوں درد و غم تو سہتا ہے

۱۔ عن معاویہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یر دالله به خیراً یفقهه فی الدین و انما انا قاسم والله یعطی (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ از امام ولی الدین کتاب العلم)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا: جس کے لئے اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ

آپ شافع ہیں یا سرورِ دوسرا
آپ خود عفو و بخش کا فرمان ہیں
ہو نگاہ کرم یا شفیعِ اُمم
آپ کے ساری دنیا پہ احسان ہیں
آپ ہی کے کرم سے ٹلیں مشکلیں
آپ ناصؔر کا معیارِ ایمان ہیں

قطعہ (قاسم نعمت)

شہ بطحا کے در سے نعمتیں تقسیم ہوتی ہیں
یہ وہ در ہے جہاں پر رحمتیں تقسیم ہوتی ہیں
تہی داماں کوئی لوٹے کہاں اُنکو گوارا ہے
خدا شاہد، یہاں تو جنتیں تقسیم ہوتی ہیں

اللہ کے خزانوں کے قاسم ہیں مرے آقا
یہ سچ ہے کہ ناصؔر ہم سرکار سے پاتے ہیں

جو ہوئے محبوبِ رب کے رب انھیں کا ہو گیا
سوچ اے غافل! کہاں دنیائے دوں میں کھو گیا

عطا کرتا ہے اور بے شک میں ہی بانٹنے والا ہوں اور اللہ عطا کرتا ہے۔

۲۔عن ربیعه بن کعب قال کنت ابیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتیته بوضوئه و حاجته فقال لی سل فقلت اسئلك مرافقتك فی الجنته قال او غیر ذٰلك قلت هو ذاك قال فاعنی علی نفسك لکثرة السُّجود (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ج ا باب السجود وفضلہ)

ترجمہ: حضرت ربیعہ ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو رہتا تھا اور آپ کے لئے وضو اور حاجت کے لئے پانی لاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مانگ تو میں نے عرض کی میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے علاوہ ؟ میں نے کہا بس وہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے لئے سجدوں کی کثرت سے۔

۳۔ من ذا الذی یشفع عنده الا با ذنه (البقره'۲۵۵)

ترجمہ: کون ہے جو شفاعت کرے گا اس کے پاس مگر اس کی اجازت سے۔

۴۔ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جآءُوك (النساء پ۵'۶۴)

ترجمہ: اور اگر وہ ظلم کریں اپنی جانوں پر تو آپ کے پاس آئیں۔

؎ نامِ احمد ﷺ کو صدا دل میں سجائے رکھنا
نام یہ ایک نَفَس بھی نہ بھلائے رکھنا

؎ یہی میری تمنا ہے نہ جاں میری یہاں نکلے
مدینے جب میں جا پہنچوں در آقا پہ جاں نکلے

(۱۱)

بر زمین نعت صبیح رحمانی

کوئی ایسی شان والا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
کوئی اور ایسا جلوا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

تمہیں خلق کر کے نازاں ہوا خالقِ خلائق
کوئی ایسا روئے زیبا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

مری ساری نسبتوں کی تو ہے انتہا تمہی پر
کسی اور سے یہ ناتا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

تمہی قاسمِ نعم ہو تمہی شافعِ اُمم ہو
کسی اور کا یہ رتبا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

میرے دامنِ طلب میں ہے تمہارے در کی نعمت
کسی اور در سے رشتا کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

درِ مصطفیٰ کے زائر کے گنہ معاف ہوں گے
کوئی اور وعدہ ایسا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

سرِ حشر تیری رحمت کے ہیں سب جہاں میں طالب
ہمیں کچھ عمل کا دعویٰ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

میں ہوں نعت و منقبت گو، مِرے دامنِ سخن پر
لگے کوئی اور دھبا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

یہ وظیفہ دم بدم ہے ترے ناصرِ حزیں کا
مِرے پیارے مصطفیٰ سا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

(۱۲)

اگر ہو مُیسر ہوائے مدینہ
بنے میرا دل گویا مثلِ نگینہ
ہو معراج میری بھی یا سرورِ دیں
عطا کیجئے حاضریِ مدینہ

مِرے پیارے آقا زیارت عطا ہو
دمِ نزع جب آئے مجھ کو پسینہ
الٰہی! نظر مجھ کو ایسی عطا ہو
نظر آئے ہر سو جمالِ مدینہ
بیاں کس زباں سے کروں اس کرم کا
کیا ہے عطا آپ نے جو خزینہ
ہیں سرکار سر تا بپا جلوۂ حق
اور عترت ہے سرکار کی اک سفینہ
صحابہ ہیں سرکار کے سارے عادل
ہوا رب سے ان پر نزولِ سکینہ
پھنسا ہوں جو گرداب عصیاں میں ناصر
وہ رحمت کا بخشیں گے مجھ کو سفینہ

(۱۴)

سرکار اپنے پاس ہمیں بھی بلائیے
ہم کو بھی اپنا روضہ انور دکھائیے
اللہ کا ہے فضل کہ اُمت ہیں آپ کی
اپنے کرم سے آپ ہمیں بخشوائیے
گزری ہماری زندگی ساری گناہ میں
سرکار اپنے عفو میں ہمیں نہلائیے
ہیں بھائی بھائی دست وگریباں مرے حضور!
اس افتراق سے ہمیں آقا بچائیے
زندہ ہیں سارے انبیاء اپنی قبور میں (۱)
منکر جو اس کے ہیں انہیں مسلم بنائیے
ہو جائے گر گناہ تو آؤ نبی کے پاس (۲)
تعمیلِ حکم رب کو وسائل دلائیے
عاصی سہی پہ حضرتِ آسی کا ہے غلام
ناصر کو اپنا دامنِ رحمت اڑھائیے

وَیصلون

(۱) الانبیاء احیاء فی قبورھم (حدیث، مدارج النبوۃ ج ۲)

ترجمہ: انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوك (النساء پ ۶۴)

ترجمہ: اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو آپ کے پاس آئیں۔

(۱۴)

میرے آقا میرے مولا مجھ پر جُو دو کرم سرکار
میں ہوں غرقِ عصیاں شاہا چشمِ عنایت ہے درکار
میری کشتی پھنسی بھنور میں طوفانی لہریں بھی تیز
سرورِ دین و دنیا، میرا بیڑا آپ لگا دیں پار
حاضری طیبہ کی آقا! مجھ کو اجازت دے دیجئے
میرے گنہ سب بخشے جائیں آپ کا ہو جائے دیدار
حاکم ہوں یا ہوں محکوم، جاہل ہوں یا عالم ہوں
سیٹھ ہوں یا نوّاب وڈیرے آپ کے در کے زِلّہ خوار
ایسی دعا فرمایئے رب سے ہم کو ملے ایسا جذبہ
بن جائیں ہم ناصرِ دیں کے، کفر سے ہو جائیں بیزار

قطعہ

جس پہ لطفِ حضور ہوتا ہے
سب کی آنکھوں کا نور ہوتا ہے
علم و اخلاق سے وہ دنیا میں
ایک پختہ شعور ہوتا ہے

(۱۵)

ساکت کھڑا ہوا ہوں دربار مصطفیٰ میں
فریاد کر رہا ہوں دربار مصطفیٰ میں
آنسو نداموں کے جاری ہیں ہر خطا پر
بخشش کرا رہا ہوں دربار مصطفیٰ میں
اتنے قریب ہیں وہ جانوں سے مومنوں کی (۱)
جیسے کھڑا ہوا ہوں دربار مصطفیٰ میں
حاصل ہوئی حضوری رحمت کا فیض دیکھا
سب کچھ ہی پا گیا ہوں دربار مصطفیٰ میں
عاصی ہوں پھر بھی ناصؔر سرکار کے کرم سے
ہر وقت رہ رہا ہوں دربار مصطفیٰ میں

قطعہ

دیکھو تو مرتبہ یہ سشہِ ذُوالکرام کا
اُن کا جو ہو گیا، ہوا ربُّ الاَنام کا
عشق رسول جس کو عطا ہو گیا یہاں
پڑھتا ہے وہ وظیفہ محمد ﷺ کے نام کا

---

(۱) النبی اولیٰ بالمومنین انفسھم (آیت ۶ احزاب)
ترجمہ: نبی زیادہ قریب ہیں مومنوں سے ان کی جانوں سے

(۱۶)

جب بھی نعتِ نبی میں کہتا ہوں
جب وہ چاہیں، تبھی میں کہتا ہوں
سرورِ دین کی ہے چشمِ کرم
یوں جو نعتِ نبی میں کہتا ہوں
شہِ ہر دو جہاں ہیں بندہ نواز
اُن کے احساں سبھی میں کہتا ہوں
وہی شافع ہیں روزِ محشر کے
رب کا فرمان ہی میں کہتا ہوں
سب کو دنیا میں جو بھی ملتا ہے
اُسے لطفِ نبی میں کہتا ہوں
لاج رکھ لیں گے وہ لحد میں بھی
اُن کا ہوں اُمّتی میں کہتا ہوں
اُن کے پیاروں کے صدقے میں ناصر
نعتِ پاکِ نبی میں کہتا ہوں

گستاخیٔ رسول کی سزا

فرشتوں کا بنا استاد شیطاں شغلِ ربی سے
مگر اک پل میں دھتکارا گیا وہ وصلِ ربی سے
نہ کرتا گر وہ گستاخی نبی کی شان اقدس میں
بنا رہتا وہ محبوب الٰہی فضلِ ربی سے

(۱۷)

میرے حضور کا حسن و جمال کیا کہنا
ہیں اُن کی ذات میں بے حد کمال کیا کہنا

کلامِ پاک کی تفسیر ہیں عمل اُن کے
نہیں ہے اُن کی کوئی بھی مثال کیا کہنا

نماز ہو کہ ہو روزہ، زکوٰۃ یا حج
رہے نبی کے عمل کا خیال کیا کہنا

جسے حبیبِ خدا کی رضا ہوئی حاصل
رہا نہ اُس کو کوئی بھی ملال کیا کہنا

ہے اُن کے ادنیٰ غلاموں میں گر کوئی ناصر
پھر اُس کے واسطے لفظِ زوال کیا کہنا

اطاعت نبی کی ہے کامل کمال
جوان سے پھرا اس پہ آیا وبال (۱)

(۱) من خالف سنتی فقد هلک (حدیث)
ترجمہ: جس نے میری سنت کی مخالفت کی تو وہ ہلاک ہوا۔

(۱۸)

میں گناہوں میں ہوں پھنسا ہوا — مگر اُن کے در کا ہوں میں گدا
تجھے ان کا دیتا ہوں واسطہ — میری مغفرت کا سوال ہے
بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

کیا تو نے رحمتِ عالمیں — انہیں اپنے نور سے بالیقیں
ہیں جہاں میں جتنے بھی امتی — وہ انہی کا فیض و کمال ہے
بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

کہیں غوث و نوریہ قطب کہیں — کہیں تاج بابا ہیں دلنشیں
جو مہک کے ہیں گل حسیں — وہ انہی کا عکس جمال ہے
بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

وہ تجھے بہت ہی عزیز ہیں — وہ ترے بہت ہی قریب ہیں
تو انہی کے واسطے کر عطا — تری نعمتوں کا سوال ہے
بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

ہے جہاں میں ناصرؔ خوش نظر — یہ کرم نبی کا ہے سربسر
بڑا مطمئن بڑا بے خطر — نہ اسے کسی کا ملال ہے
بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

(۱۹)

حبیب کبریا پیارے فقط ہے تو تمہی تم ہو
معین بیکساں ہر اک جہاں میں تو تمہی تم ہو

مقام قبر ہو یا حشر ہو یا حوض کوثر ہو
یہاں تم ہو وہاں تم ہو، جہاں دیکھو تمہی تم ہو

شفاعت انبیاء و مرسلیں کی ہو یا امت کی
شفیعِ روز محشر اذنِ رب سے تو تمہی تم ہو

نہ ہو جن کا سہارا کوئی بھی دنیا و عقبیٰ میں
بنا ان کا سہارا ہر جگہ پھر جو تمہی تم ہو

یہ ناصرؔ نام کا ہے اس کو ناصر کام کا کر دیں
کہ ہر جا، ناصر دیں اور ملت تو تمہی تم ہو

قطعہ (شفاعت)

چھلک پڑتے ہیں آنسو جب معاصی یاد آتے ہیں
کرم جب یاد آتے ہیں خوشی سے جھوم جاتے ہیں
ہیں عصیاں کار لیکن ہم نبی سے پیار کرتے ہیں
یقین ہے ہم کو بخشش کا وہ سب کو بخشواتے ہیں (۱)

---

(۱) شفاعتی لا ھل کبائر من امتی (حدیث)
ترجمہ میری شفاعت میری امت کے گناہگاروں کے لئے ہے۔

مقام حبیب اللہ

کوئی مجھ سے پوچھے تو کیا چاہتا ہے
کہوں گا بہردم رضائے محمد
ہے ان کی رضا تو رضائے الٰہی (۲)
جو ہونا ہے' ہو جا فدائے محمد

نعتیہ قطعہ

دیکھو تو کیا ہے مرتبہ خیر الانام کا
ان کا جو ہو گیا' ہوا رب الانام کا
عشق رسول جس کو یہاں ہو گیا عطا
پڑھتا ہے وہ وظیفہ محمد ﷺ کے نام کا (۱)

جسے پیروی نبی ہے نصیب (۲)
یقینا ہوا ہے وہ رب کو حبیب

---

(۲) کلھم یطلبون رضائی و انا ارجوا رضاک یا محمد (حدیث قدسی)
ترجمہ :۔ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں آپ کی رضا چاہتا ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
(۱) من احب شیاء اکثر ذکرہ (حدیث)
ترجمہ : جو کسی سے محبت کرتا ہے' اکثر اس کا ذکر کرتا ہے۔
(۲) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران' آیت ۳۱)
آپ فرمادیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

نعتیہ قطعہ

جس پہ لطف حضور ہوتا ہے
وہ تو آنکھوں کا نور ہوتا ہے
علم و اخلاق کے حصول ہی سے
ایک پختہ شعور ہوتا ہے

اللہ جس کا ہو گیا سب کچھ اُسی کا ہو گیا
اللہ والا ہے وہی جو بھی نبی کا ہو گیا

نعتیہ قطعہ

کیا ان کو کوئی جانے کیا کوئی انھیں سمجھے
ہر جگ کے لئے رب کی برھان محمد ہیں
ہر دور انھی کا ہے ہر فیض انھی سے ہے
امت کے لئے ناصر ایمان محمد ہیں

جب حرا سے پھوٹی وہ پہلی کرن
ہو گئی موسوم وہ اسلام سے
قاسم نعت کا ہے جو بھی گدا
حق نوازے گا اُسے انعام سے

چشم تر سے دل مضطر کا حال کہتا ہوں
ذکر حق سے لب تشنہ کو سیر کرتا ہوں
میں ہوں عاصی بیان کیا میں کروں
کرم حق سے خیر کرتا ہوں

گوشہ منقبت

بشان سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

اے نبی کے پیارے ساتھی آپ پر ہر شے نثار
آپ محبوبِ نبی ہیں آپ سے لازم ہے پیار
آپ کے سارے عدو ہیں دشمنِ ربِّ جلیل
آپ ہیں صدیقِ اکبر وہ حسد کے ہیں شکار
آپ پر ہے رحمتِ حق آپ ہیں فضلِ عظیم
آپ کے صدقے میں صدیقین کا بیڑا ہے پار (۱)
ہم وہ صِدّیقی ہیں ناصؔر ہر جگہ فوزِ کبیر
چوم لیتی ہے قدم، یہ ہے عطائے کردگار

منقبت بشان اولیاء اللہ (نفوس قدسیہ)

نفوس قدسیہ ہیں آج بھی کچھ
کہ جن کے دم سے اب تک یہ جہاں ہے
نہ ہوں گے جس زمانے میں یہ قدسی
وہی دنیا کے مٹنے کا زماں ہے

(۱) عند ذکرا الصالحین تنزل الرحمته (نیکوں کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے)۔ (قول حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ احیاء العلوم ج ۲ امام غزالی)

بڑی صدیاں ہوں باقی جیسے اب بھی
جو ناداں ہے اسی کا یہ گماں ہے
سنبھل جا اب تو ناصؔر اس بھنور میں
یہ آثارِ قیامت کا سماں ہے

منقبت بشان اولیاءاللہ (خاصان خدافی عصرنا)

حق کی جبروت و جلالت کا جو مظہر ہیں یہاں
ان کے لب ہلتے ہی ہر بات ہوا کرتی ہے
آج بھی ہیں اسی دنیا میں وہ خاصان خدا
جن کے صدقے میں ہر اک بگڑی بنا کرتی ہے
کون کہتا ہے کہ اس دور میں وہ لوگ نہیں
جن کی ہستی شب ظلمت کو ضیاء کرتی ہے
گرم بازار ہے دنیا میں ریا کاری کا
ان کی سچائی ہی اب فرق کیا کرتی ہے
بالیقیں ہیں تیرے محبوب کے محبوب وہی
جن کے حق میں تری مخلوق دعا کرتی ہے
جن کو دنیا کے ہر اک روگ نے آ گھیرا ہے
اولیاء ہی سے شفا ان کو ملا کرتی ہے
مانی پڑتی ہے یہ بات بقولِ ناصؔر
نسبتِ شیخ ولایت بھی عطا کرتی ہے

منقبت بشان سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

قبرِ مراثی پہ ٹھوکر ماری گانے لگا وہ ساز بجا کر
غوث مرا ہے ایسا پیارا، مردے جلانے والا ہے
دین کو زندہ کر کے بچایا اور اسے دنیا میں بڑھایا
محیِ دیں ہے اس کا لقب جو دین بچانے والا ہے
غوث تمہیں اللہ نے بنایا اور تمہارا ڈنکا بجایا
غوث ہے ایسا ناصر جو کہ بدی مٹانے والا ہے

منقبت بشان سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

مشائخ نے گردن جھکا دی جہاں پر
وہاں ہے قدم آپ کا غوث اعظم
جو ڈوبی تھی کشتی وہ تم نے نکالی
کہ تم ہی تو ہو، ناخدا غوث اعظم

جو مرغِ مسلّم نے پایا اشارہ
وہ فوراً ہی زندہ ہوا غوثِ اعظم
لحد پر مراثی کی ٹھوکر جو ماری
وہ گاتا ہوا نکلا یا غوثِ اعظم
یہود و نصاریٰ کو مسلم بنایا
ہو تم محیِ دیں برملا غوثِ اعظم
مریدوں کو کوئی بھی غم کچھ نہیں ہے
سہارا جو تم نے دیا ہے غوثِ اعظم
ہے محشر میں جھنڈا تمہارا بھی اونچا
کہ تم ہو نبی کی ضیاء غوثِ اعظم
ہے ناصرؔ پہ جب تیری چشمِ عنایت
کرے کیوں نہ تیری ثنا غوثِ اعظم

منقبت بشان سیدنا غوث العالم قدس سرہ ☆

آسیب ہو، یا ہو جن، یا کوئی پریشانی
ہر روگ سے ملتا ہے چھٹکارا کچھوچھہ میں
ناصرؔ بھی تو شامل ہے سرکار کے منگتوں میں
دروازے پہ بیٹھا ہے بیچارا کچھوچھہ میں

☆ آپ کا سالانہ عرس مبارک کراچی میں ۱۹۶۰ء کی دہائی سے گورکھپور ہاؤس (حال C-13 بلاک T نارتھ ناظم آباد) میں اور ۱۹۹۸-۹۹ء سے امریکا میں سیّد جمال حسن (ساکن 729۔ لیسی ایوینیو اسٹریم وڈ IL60107 شکاگو) کی زیر سرپرستی ۲۸ محرم کو باقاعدگی سے منعقد کیا جاتا رہا ہے۔

منقبت بشانِ شاہِ سمنانی قدس سرہ العزیز

شاہ سمنانی کی عالی شان ہے میں کیا کہوں
ساری خلقت آج تک حیران ہے میں کیا کہوں
ان کے پروانے چلے آتے ہیں سب اطراف سے
شمع کا ہر ایک ہی مہمان ہے میں کیا کہوں
بابا صاحب اور محمود الحسن کی ذات سے
جاری وساری ہوا فیضان ہے میں کیا کہوں
ان کے دامن سے جو وابستہ ہیں ان کی سانس میں
بس گئی اک خوشبوئے ریحان ہے میں کیا کہوں
آپ کو رب سے ملی محبوبیت ایسی عظیم
جو بھی ہے وہ آپ پر قربان ہے میں کیا کہوں
نعمتیں دنیا و دیں کی آپ کو رب سے ملیں
شاہِ دوراں آپ کا دربان ہے میں کیا کہوں
آ رہا ہے ناصرؔ عاصی بھی اس دربار میں
اس کے دل میں جانے کیا ارمان ہے میں کیا کہوں

منقبت بشان باباسید تاج الدین اولیاء قدس سرہ العزیز

تاج بابا اولیاء کی آن ہیں
تاج بابا اصفیاء کی شان ہیں
اپنے ہوں یا غیر' یہ کہتے ہیں سب
تاج بابا اتقیاء کی جان ہیں
ان کے در سے فیض پاتے ہیں سبھی
بابا تاج الدیں بڑے دھنوان ہیں
بندگان حق کے رکھوالے ہیں آپ
بالیقیں اللہ کا احسان ہیں
دیکھ ناصرؔ یہی جو تاج الاولیاءؒ
ہاں وہی میرا سرو سامان ہیں

منقبت بشان بابا ظہور چشتی علیہ الرحمہ
بمقام دربار ظہوریہ چشتیہ قصبہ کالونی قبرستان کراچی

کھینچ لائی ہے عقیدت آپ کی بابا ظہور
لوحِ دل پر ہے جو صورت آپ کی بابا ظہور
آپ کے بارے سے جو کچھ مل گیا وہ لکھ دیا
ہو گئی ظاہر ولایت آپ کی بابا ظہور
جتنے بگڑے کام ہیں وہ سب کے سب بن جائیں گے
گر ذرا سی ہو عنایت آپ کی بابا ظہور
اُس سے بھی زیادہ ملا ہے آپ کے دربار سے
دل میں ہے جتنی عقیدت آپ کی بابا ظہور
ناصؔر عاصی بھی آخر در پہ حاضر ہو گیا
اس کے دل میں ہے محبت آپ کی بابا ظہور

منقبت بشان بابا صاحب (شیخ محمد مودود احمد فاروقی) قدس سرہ العزیز

ہمارے پیرِ کامل اور اکمل ہیں زمانے میں
نہیں مشکل فنا فی اللہ کی منزل دلانے میں
ہمارے مرشدِ کامل کے فیضِ عام سے ذرّے
ستارے بن کے ہیں پھیلے ہوئے سارے زمانے میں

بہت پیروں کے در پر حاضری ہم نے بھی دی لیکن
کوئی خواہش نہ پائی ہم نے ان سے دل لگانے میں
مرے شیخِ طریقت حضرتِ مودود احمد☆ ہیں
کرم فرمایا مجھ پر آپ نے اپنا بنانے میں
کبھی ظاہر کیا خود کو نہ منوایا کسی سے کچھ
ولی ایسا کہیں ہم نے نہیں دیکھا زمانے میں
مقام ان کا بھلا کیسے بتائے ناصرِ کمتر
فنا فی اللہ کا رتبہ جو پائیں اس زمانے میں

نصیب ان کے ہی کھلتے ہیں جو ان کو یاد کرتے ہیں
ہماری روحِ ایمانی محی الدین جیلانی (قدس سرہ العزیز)

عقائد فی الوعید

گستاخیِ خدا ہو کہ گستاخیِ رسول (۱)
ہر شخص جان لے کہ ہے یہ عادتِ جہول
گستاخیِ صحابہ کا جو مرتکب ہوا (۲)
اس کے نصیب میں ہے جہاں بھر کی خاک دھول
گستاخ اہلِ بیت ہیں جو وہ بھی جان لیں
ان سب نے خود ہی مول لی ناراضیِ رسول

☆ آپ کا وصال ۹ شوال ۱۴۲۰ھ/۱۶ جنوری ۲۰۰۰ء کو بروز پیر بوقت صبح ۹ بجے ہوا۔
آپ کا سالانہ عرس C-182 بلاک J نارتھ ناظم آباد میں منعقد کیا جاتا ہے۔

گستاخِ اولیاء جو ہوا وہ نہ بچ سکا(۳)
پکڑا خدا نے ایسا نہ بخشی گئی وہ بھول
عشاقِ عاشقاں جو ہوئے پا گئے نجات
ان کے لئے شگفتہ ہوئے رحمتوں کے پھول
ناصؔر یہ حکمِ حضرتِ حق ہے نہ بھولیے
ہر دور میں یہی تو ہیں ایمان کے اصول

ا۔ یا ایھا الذین ا منوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا له بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعما لکم وانتم لا تشعرون (الحجرات' آیت۲)

ترجمہ:اے ایمان والو! بلند نہ کرو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز پر اور نہ انہیں چلاّ کر پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو چلاّ کر پکارتے ہو تا کہ تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

۲۔قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضاً من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن آذا ھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ فیوشک ان یاخذہ (حدیث ترمذی)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو انہیں میرے بعد نشانہ مت بنانا۔ جس نے ان سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی' جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھا' اور جس نے ان کو ایذا دی تو اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی تو اسے پکڑا جائے گا۔

۳۔من اذی لی ولیاً فقد آذنته بالحرب (حدیث بخاری)

ترجمہ: جس نے میرے ولی کو تکلیف دی تو میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔

اللہ والے

نہ کھانے کی پرواہ نہ پینے کی پرواہ
تری یاد سے ان کی فرصت نہیں ہے
سلام ان پہ جو ہیں ولی تیرے یا رب
جو ان کا نہیں وہ سلامت نہیں ہے (۱)

ظاہر میں سب کے ساتھ رہ
باطن میں رب کے ساتھ رہ

شانِ ولایت

وہی ہر شے سے ڈرتے ہیں جو اللہ سے نہیں ڈرتے (۲)
کسی سے بھی نہیں ڈرتے جو صرف اللہ سے ڈرتے ہیں

---

(۱) ومن عنده لا يستكبرون عن عبادته ولا يستحسرون يسبحون الليل والنهار لا يفترون (الانبیاء، آیت ۱۹)
ترجمہ: اور جو اس کے قریب ہیں، عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں، پاکی بیان کرتے ہیں رات دن اس کی اور سستی نہیں کرتے۔
(۲) الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون (آیت ۶۲، یونس)
ترجمہ: خبردار! اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

حق و باطل

اللہ کے سوا سب باطل ہے
یہ جان کے بھی تو غافل ہے(۱)
مخلوق جو ہے سب فانی ہے
پھر فانی پر کیوں مائل ہے؟
باقی میں فنا خود کو کر دے
یہ مان لے گر تو عاقل ہے
ناصرؔ **تو بقا** کا ہے طالب
فانی میں لگا جو جاہل ہے

دنیا کی محبت میں نہ پھنسو! ہر چیز یہاں کی فانی ہے
لو اپنی لگاؤ اس سے سبھی جو لافانی لا ثانی ہے

ا۔ شعرا کے کلام میں سچا مصرع لبید بن ربیعہ کا ہے کہ ''اللہ کے سوا سب باطل ہے''۔
الا کل الباطل الا اللہ (حدیث مشکوٰۃ ج ۲' باب الشعر)

انتباہ

رب کا جو ہو گیا، اس کا رب ہو گیا (۱)

تو بھی اس کا ہی رہے، تو کہاں کھو گیا

رب کا بن کر تو اے دوست تو دیکھ لے

خود نظر آئے گا کیا سے کیا ہو گیا

تیرا خالق بھی وہ، تیرا رازق بھی وہ

کیا ہوا تجھ کو دنیا میں کیوں کھو گیا

جب وہی کرتا دھرتا ہے تیرا، تو پھر

کیوں سمجھتا نہیں، تجھ کو کیا ہو گیا

دل یہ کہتا ہے ناصؔر سے اب تو ہی اٹھ

تجھ کو ہے علم سب، تو کہاں سو گیا

---

(۱) من کان للہ کان اللہ لہ (حدیث)

ترجمہ: جو اللہ کا ہو گیا، اللہ اس کا ہو گیا۔

خانہ الٰہی

دل کے سوا ہے کون جو صورت دکھا سکے
ایسا کہاں ہے آئینہ جو سب بتا سکے
مصروف دل کو یادِ الٰہی میں یوں رکھو!
اللہ کے سوا کوئی اس میں نہ آ سکے
فرمانِ حق یہ ہم کو سنایا حضور نے
مومن کا دل ہے ایسا جہاں رب سما سکے(۱)

رضائے الٰہی

فرائض خدا کے بہر دم ادا کر
بنا دے گا تجھ کو خدا سب کا رہبر
مگر رہبری تیری منزل نہیں ہے
حقیقت میں منزل ہے رب کی رضا پر (۲)

---

(۱) لا یسعنی الا فی قلب مومن (حدیث قدسی)
ترجمہ: مومن کے دل کے سوا کہیں نہیں سما سکتا
(۲) ورضوان من اللّٰہ اکبر (التوبہ آیت ۷۲)
ترجمہ: اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے۔

مسلمان؟ یا منافق؟

جب سود ہو اور جھوٹ ہو، رشوت ہو سفارش
انسان اُسی وقت بنا کرتا ہے شیطان
چوری ہو، خیانت ہو، عداوت ہو، بد عہدی
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے وہ شیطان
دنیا میں تو کرتا ہے ہر اک طور سے سازش
آخر میں منافق ہی تو بنتا ہے مسلمان(۱)
کہتا ہے یہ حاکم کہ عمل تم ہی کرو سب
لیکن وہ عمل سے نہیں بنتا ہے مسلمان
کیا طور تھا اسلاف کا دنیا میں مثالی
ناصرؔ کو پتا ہے کہ وہ کیسا ہے مسلمان

---

(۱)قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعداخلف واذا ائتمن خان (حدیث صحیحین)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے۔

مسلم ممالک کی بے حسی

جب کسی ملکِ مسلماں پہ ہوا ہے حملہ
سارے حکام ہیں چپ صیدِ یہودی بن کر
ظلم ہم پر تو ہوا ہی نہیں ہم کیوں بولیں
ہم تو بیٹھے ہیں یہاں اُن کے بھکاری بن کر
بھیک پر غیروں کی ہوتا ہے گزارا اپنا
دین سے ہم کو غرض کیا کہ کریں ان پہ نظر
وہ جو کفار سے لڑتے ہیں وہ خود لڑتے رہیں (۱)
اب نہ ہم میں ہے عمر کوئی نہ کوئی حیدر
جو مسلمان ممالک ہیں وہ یک جا ہو جائیں
ان پہ لازم ہے کہ دنیا کے بنیں وہ رہبر
متحد ہو کے ہر اک گام پہ لڑنا ہوگا
ورنہ دھرتی پہ ملے گا نہ انہیں کوئی بھی گھر
کافروں کے ہوئے مغلوب مسلماں ہیہات
ایک ناصر نہیں ملتا کہ کھلے فتح کا در

---

(۱) انت و ربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون (المائدہ' آیت ۲۴)
ترجمہ: تو اور تیرا رب جا کر لڑ' بے شک ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

مردمومن

نہیں ہے وہ سُنّی جو سُنّت کو چھوڑے(۱)

جو احکامِ مسنون ہیں ان کو توڑے

اگر دل میں ہو گی محبت نبی کی

نہ ٹالے گا احکام کو وہ نبی کے

حقوقِ خدا ہوں کہ بندوں کے حق ہوں

ادا صرف کرتا ہے پیرو نبی کا

ہے حکمِ نبی حکمِ ربِّ دو عالم

کہ قرآن بھی اس کا شاہد بنا ہے

اے ناصؔر تو کس بھول میں گُم ہے اب تک

نبی کی اطاعت ہی کُل بندگی ہے(۲)

۱۔فمن رغب عن سنتی فلیس منی (حدیث)

ترجمہ: جس نے میری سنت سے منہ موڑا تو وہ مجھ سے نہیں۔

۲۔ ومن یطع الرسول فقدا طاع اللّٰہ (آیت ۸۰ النساء)

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

کلمہ تمجید

جو بھی ہوا نبی کا بیشک بڑا ہوا ہے
ہو جاؤ تم بھی ان کے موقع ملا ہوا ہے
ان پر ہے رب کی رحمت تم پر بھی خوب ہوگی
دامن نبی کا پکڑو رستہ کھلا ہوا ہے
جو ہو گیا ہے ان کا، رب ہو گیا ہے اس کا
یہ وہ عمل ہے جس سے ناتا جڑا ہوا ہے
دنیا و آخرت کی ہر شے ملی اُسے
اُس کی ہے سب خدائی جس کا خدا ہوا ہے
ناصر پہ یہ کرم ہے مولیٰ کا اس طرح سے
دامن میں مصطفیٰ کے یہ بھی چھپا ہوا ہے

ضرورتِ مرشد

ہدایت ملی جس کو مرشد ملا
نہیں جس کا مرشد بھٹکتا رہا
وہی ہادی بنا جس کو مرشد ملا
جس کا مرشد نہیں وہ بھٹکتا رہا (۱)

۱۔ من یهد الله فهو المهتدو من یضلل فلن تجد له ولیا مرشدا (الکہف آیت ۱۷)

ترجمہ: جسے اللہ ہدایت دے تو وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو گمراہ ہے تو تم اس کے لئے کوئی حامی مرشد نہ پاؤ گے۔

غیر اسلامی تہذیب

کفر کی تہذیب لے کر ہم مہذب ہو گئے
اور سمجھ بیٹھے کہ لو اب ہم مئودب ہو گئے

لالچ

لالچ کرے گا جو بھی دنیا میں خوار ہوگا
آخر میں وہ جہنم کا بھی شکار ہو گا

راہ عروج

یہاں جو لوگ بھی آگے بڑھے ہیں
وہ سب نیچے سے اُوپر کو چڑھے ہیں

وقت کی قدر

جس نے وقت بچایا ہے
اس نے سب کچھ پایا ہے

سادگی

سادگی جب سے ہم نے چھوڑی ہے (۱)
سیم و زر کو یہ قوم دوڑی ہے

---

(۱) البذاذة من الایمان (حدیث)

ترجمہ: سادگی ایمان کی علامت ہے۔

صفائی

ایمان بڑھے گا ہم سب کا (۱)
گر صاف رکھیں ہم گھر اپنا

حقوق والدین

رنج دنیا اور عقبیٰ کچھ نہیں ہوگا انھیں
حق ادا کرتے ہیں جو دنیا میں ماں اور باپ کا

جو ادا کرتا ہے حق ماں باپ کا
کچھ نہیں ہوگا اسے خوفِ عذاب

عید

عید آئے جب خیال غریبوں کا کیجئے
اپنی مسرتوں میں انھیں ساتھ لیجئے

عبادت

رب کی اطاعت خلق کی خدمت
دونوں کام ہیں مغزِ عبادت

---

(۱) الطہور شطر الایمان (حدیث)
ترجمہ: صفائی نصف ایمان ہے۔

فضیلت انسان

یہ علم ہی ہے جس نے انساں کو دی فضیلت
اس پر عمل کرو تو بڑھتی ہے روز عظمت (۱)

راضی بہ رضا

مرضی مری وہی ہے جو کچھ رضا ہے تیری
جو کچھ تری رضا ہے مرضی وہی ہے میری

سخاوت

رہے نہ خالی جیب ہماری
کوئی سوالی جائے نہ خالی

خوفِ محشر

ہم رہیں تیرے سوالی، تو نہیں کرنا سوال
ذرّے ذرّے کا عیاں ہے تجھ پہ مولیٰ سب کا حال

پاسِ انفاس

ہر سانس میں تیری موت چھپی
جو اس کو نہ سمجھے وہ ہے شقی

---

(۱) ولقد کرمنا بنی آدم (بنی اسرائیل، آیت ۷۰)
ترجمہ: اور ہم نے آدمیوں کو بزرگی عطا کی۔

وحدۃُ الوجود

نہ دیکھا نہ جانا نہ سمجھا نہ پایا
خدا کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے

وحدۃُ الشہود

بغیر اذنِ باری نظر دیکھتی کیا
دکھایا خدا نے تو پھر کیا نہ دیکھا

دعا کا طریقہ

انتہائے عاجزی سے مانگنا تو سیکھ لو
دے رہا تھا‘ دے رہا ہے اور بھی دے گا بہت

پاسِ انفاس

ہر وقت اسی کو یاد کرو
ہر وقت اسی کے ساتھ رہو
ہر وقت تمہارے ساتھ ہے وہ(۱)
ہر وقت یہ نکتہ یاد رکھو

---

(۱) وھو معکم این ما کنتم (آیت ۴‘ الحدید)
ترجمہ۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

عشقِ الٰہی

میں آیا ہوں کعبے میں قسمت جگا دے
بنا لے مجھے صرف اپنا بنا لے

دنیا کی طلب مجھ کو نہ عقبیٰ کی طلب ہے
ہوں طالبِ مولیٰ مجھے مولیٰ کی طلب ہے

اللہ کے گھر جو آتے ہیں
جو چاہیں، وہی پا جاتے ہیں

قطعہ

نہ تجھ سے میں کوئی صلہ چاہتا ہوں
تری یاد میں گم ہوا چاہتا ہوں
طفیلِ نبی قرب اپنا عطا کر
نہ کچھ اس سے کم اور سوا چاہتا ہو

قطعہ

روح میری، نہ جسم میرا ہے
جو بھی کچھ ہے وہ صرف تیرا ہے
ذکر سے تیرے نور پاتا ہوں
تو نہیں یاد تو اندھیرا ہے

صبر و شکر

صبر سے تم گزر اپنی کرتے رہو
شکرِ ربی سے ہر دم سنورتے رہو(۱)

دوستی

پہلے یہ دیکھو اس کا دین ہے کیا
جب بھی تم دوستی کسی سے کرو(۲)

صلہ رحمی

صلہ رحمی سے کام جو لے گا
زندگی اور طعام وہ لے گا(۳)

---

(۱) ایمان کے دو حصے ہیں ایک صبر اور دوسرا شکر (حدیث)

(۲) المرء علی دین خلیله فلینظر احد کم من یخالل (حدیث)

ترجمہ: انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر کوئی دیکھ لے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

(۳) جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کی روزی میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے (حدیث)

دکھ سکھ

خلقت بہت دکھی ہے
اللہ بڑا غنی ہے
جو دہر میں سکھی ہے
رب کی عطا یہی ہے

توفیقِ ثنا

نہ زبان میں وہ طاقت نہ قلم میں تاب اتنی(۱)
مجھے لفظ وہ عطا کر جو کروں ثنا میں تیری

---

(۲)قل کل من عند اللّٰہ (آیت ۷۸، النساء)

ترجمہ: آپ فرمادیں سب کچھ اللہ کی جانب سے ہے۔

(۱)قل لو کان البحر مدادا لکلمٰت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمٰت ربی ولو جئنا بمثلہ مددا (الکھف، آیت ۱۰۹)

ترجمہ: آپ فرمادیں کہ اگر سمندر سیاہی ہو جائیں میرے رب کی تعریف لکھنے کے لئے تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے میرے رب کی تعریف کے ختم ہونے سے پہلے اگر چہ ان جیسی اور دوات ہو۔

تمنّا

نہ عزت چاہئے مجھ کو نہ دولت چاہئے مجھ کو
نہ شہرت چاہئے مجھ کو نہ ثروت چاہئے مجھ
جو بن جائے رضا تیری وہ عادت چاہئے مجھ کو
میرے مولیٰ فقط تیری عنایت چاہئے مجھ کو

مقصدِ ولادت

پیدا شغف سے جب مجھے اللہ نے کیا(۱)
۱۳۸۰ھ
میں نے یہ عاجزی و محبت سے کی دعا
پیدا مجھے جو بہرِ عبادت کیا گیا
ایسا بنا دے پاؤں میں ہر دم تری رضا

پاسِ انفاس

الٰہی عطا ہو مجھے ایسا دل
کبھی ذکر سے تیرے غافل نہو
کرے زندگی بھر مسافت جو طے
سوائے ترے اس کی منزل نہو

---

(۱) قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا (آیت ۳۰، یوسف)
ترجمہ: یقیناً اس (کے دل) میں اسکی شدید محبت ہے۔

اولیاء اللہ

جس نے دنیا میں حساب اپنا رکھا بالکل درست (۱)
احتساب آخرت کا خوف و غم اس کو نہیں (۲)
اس عمل سے آدمی بنتا ہے دوست اللہ کا
ہیں خدا کے دوست کے سب آسماں ساری زمیں

تحائف دو

سرورِ دیں کا ہے فرماں
تحفے تم سب دیا کرو ! (۱)
اس سے محبت بڑھتی ہے
یہ نکتہ تم یاد رکھو !

---

(۱) حاسبوا قبل ان تحاسبوا۔ (حدیث)

ترجمہ: اپنا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا حساب لیا جائے۔

(۲) الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (آیت ۶۲، یونس)

ترجمہ: خبردار بیشک اللہ کے دوستوں کو خوف اور غم نہیں ہوتا۔

(۱) تھادوا تحابوا (حدیث)

ترجمہ: تحفے دو اور محبت کرو!

فتنوں سے پرہیز

نفس ہے شیطاں اس سے بچنا
تم کو بھٹکائے گی دنیا
عورت بھی شامل ہے اس میں
فتنوں سے تم دور ہی رہنا

اخلاقِ الٰہی

اللہ کے اخلاق میں رنگنا ہوگا (۲)
یہ رنگ ہر اک رنگ سے اچھا ہوگا
فرمانِ الٰہی ہے نبی کا فرمان
جو مان لے بول اس کا ہی بالا ہوگا

مالِ زندگی

پھولوں کی سیج پہ جو عیش کیا کرتے ہیں
حشر تک خاک پہ ہی ان کو بھی سونا ہوگا
TV' AC ہو کہ VC ' نہ ملے گا کچھ بھی
صرف حصّے میں وہاں قبر کا کونا ہوگا

---

(۲) ان من خیارکم احسنکم اخلاقا (حدیث)
ترجمہ: بیشک تم میں بہترین وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

فضل

اگر فضلِ الٰہی ہو تو پھر ہم کیا نہ پائیں گے
جو چاہیں گے وہی ہوگا جو مانگیں گے وہ پائیں گے

قناعت

دولتِ دنیا میرے قدموں میں ہے بکھری
جتنا اس میں رہنا اتنا اس سے لوں گا

اطاعتِ رسول

نبی کی اطاعت خدا کی اطاعت(۱)
یہی میرا ایماں' یہی میری چاہت

نشانِ منزل

ہیں طریق اولیاء کے بظاہر جدا
سب کی منزل وہی ایک ہی ذات ہے

---

(۱)ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ (آیت ۸۰، النساء)
ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

عمل پر مداومت

عمل اتنا کرو جتنا کہ تم کرتے رہو دائم (۱)
خدا کا ہے پسندیدہ کہ تم حق پر رہو قائم

حفاظتِ الٰہی

اس کو کوئی کیا مٹائے جس کا حامی ہو خدا
یہ ہے وہ روشن حقیقت جس میں دو رائے نہیں

استاد کا منصب

استاد کا ہے فرض کہ عالم کو دے سکوں
اس کام میں ہو علم و عمل کا بڑا فزوں

حسنِ طلب

تو ہے جوّاد ہم کو ہے معلوم
ہم ہیں محتاج کارساز ہے تو
بے ریاضت نہ گر ملا ہم کو
کیسے کہیے کہ بے نیاز ہے تو

---

(۱) اللہ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔ (حدیث نسائی)

قبر و حشر

دس گز کفن بھی ہوگا، خوشبو بھی، فاتحہ بھی
لیکن پتا نہیں ہے، کیونکر نجات ہوگی
اللہ سے دعا ہے، سب کو بچائے اس سے
اعمال کچھ نہیں ہیں، رحمت پہ بات ہوگی
جو حق کے ہو چکے ہیں، ان کو سکوں ملے گا
ڈرتے ہیں رب سے جو بھی ان کی نجات ہوگی
ناصرؔ کو یہ یقیں ہے، جب احتساب ہوگا
ہم عاصیوں کے حق میں شافع کی ذات ہوگی

مسائل کا حل

مسائل کو کریں حل اس طرح سے
کہ ان کا تجزیہ پہلے سے کرلیں

خاکساری

خاکساری کے لئے بھیجا خس و خاشاک میں
خاکساری گر نہ پیدا ہو تو جائیں خاک میں

دعا

اللہ کافی اللہ شافی
بخش دے یارب سب کے معاصی

بے پردگی

اُتاریں چادریں سر سے بنیں پھر باندیوں جیسی
سمجھتی ہیں مگر خود کو کہ ہیں شہزادیوں جیسی
بنی ہیں لونڈیوں جیسی رِدا عزّت کی جب پھینکی
حماقت سے سمجھ بیٹھیں کہ ہیں شہزادیوں جیسی
اگر اوڑھیں سروں پر چادریں خود سے شرافت کی
تو بن جائیں جہاں بھر میں یہ پھر شہزادیوں جیسی

دعا

لیلۃُ القدر میں مجھ کو پیدا کیا
اس کے صدقے میں صالح بنادے مجھے
دین و دنیا کی سب نعمتیں بخش کر
اپنی رحمت سے اپنا بنا لے مجھے
جو ترے بن گئے جن سے راضی ہے تو
میرے مولیٰ انھی کا بنا دے مجھے

نام نہاد سیاسی لیڈر

قوم کیا چیز ہے قوموں کو قیادت کیا ہے
اس کو کیا جانیں ہمارے یہ سیاسی لیڈر
جنگلی گیدڑ ہیں جو شہروں میں چلے آئے ہیں
ہانک دے ان کو کہیں دور، کبھی ان سے نہ ڈر

گمراہ

جن کے دل کی کالک ان کے کپڑوں پر آئی
یہ بتاؤ بھائی کیسے ہیں یہ قصائی

مصیبتوں کا مقابلہ

جھاڑ بہت سے راہ میں دیکھے
جیسے ہوں وہ بڑے پہاڑ
جوں ہی میں نے اُن کو دیکھا
میں نے ہٹا دی اُن کی آڑ

حق گوئی

اکتوبر ۱۹۸۷ء میں ''دعوہ اکیڈمی'' ملحقہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد نے ''تربیت ائمہ'' کورس کے لئے پورے ملک سے ائمہ و مدرسین کا انتخاب کیا۔ ان میں سے ایک یہ ناچیز بھی تھا۔ منتظمین ''دعوہ اکیڈمی'' کی جانب سے اسلام آباد تک کا DA,TA دینے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن اسلام آباد پہنچنے کے بعد وہ اپنے وعدے سے پھر گئے اور انھوں نے DA,TA نہیں دیا لہٰذا ۸۷۔۱۱۔۱۴ کو میں نے صبح ناشتہ کی میز پر اپنی لکھی ہوئی یہ نظم پڑھی۔

دعوہ اکیڈمی کی سنئے ذرا کہانی
ظاہر ہوا ہے سب پر کیا دودھ کیا ہے پانی
اسلام کا یہاں پر لیبل لگا ہوا ہے
لیکن کسی نے دیں کی کچھ بھی نہ قدر جانی

وعدوں سے کر چکے ہیں یہ انحراف پیہم
جھوٹے جماعتی ہیں خود جھوٹی اک کہانی
کذاب ہیں یہ سارے کیا کیا بتائے ناصرؔ
ہے کذب وافترا میں ان کا نہ کوئی ثانی

اس نظم کو سن کر یہاں کے منافقین نے انتظامیہ کو میری رپورٹ دی اور انھوں نے یہ نظم مجھ سے تحریری طور پر حاصل کر لی۔

دوسرے دن ۱۵-۱۱-۸۷ کو میں نے پھر ایک نظم کہی اور انھیں سنائی۔

دعوہ اکیڈمی کی حقیقت تو جانئے
ہوتا یہاں پہ کیا ہے وہ نیّت تو جانئے
آئے ہیں ہم یہاں پہ کہ سیرتیں سنواریں
جس میں بدی ہو، پہلے وہ سیرت تو جانئے
غیبت کے عارضے میں ہیں مبتلا کبھی سے
جو پست ہو چکی ہے وہ طینت تو جانئے
حق گوئی جرم ٹھہری ہو اس کا بھی مداوا
ناصرؔ سے کی گئی وہ عداوت تو جانئے

اس نظم سے انتظامیہ میں ایک کھلبلی مچ گئی اور انھوں نے نہ صرف میری نگرانی شروع کر دی بلکہ کراچی سے جو خطوط مجھے بھیجے جاتے وہ بھی مجھے نہیں دیتے بلکہ خود کھول کر پڑھتے اور اپنے پاس ہی رکھ لیتے تھے۔

جب اپنے گھر والوں سے فون پر معلوم ہوا کہ انھوں نے مجھے کئی خطوط ارسال کئے ہیں مگر میرا کوئی جواب انھیں نہیں ملا تو میں نے ڈاک سیکشن میں جا کر اپنے خطوط طلب کئے، جو بڑی مشکل سے کھلے ہوئے لفافوں میں ملے۔

ان حالات میں بحیثیت ''سید الاُسرہ'' میرا دعوہ اکیڈمی میں رہنا ممکن نہیں رہا اور مجھے کورس کی تکمیل کئے بغیر ہی کراچی واپس آنا پڑا۔

مایوس نہ ہوں ان سے یہ روک نہیں سکتے
کم ہوش تو ہیں لیکن بے ہوش نہیں ہیں یہ

جھوٹ کے مکر سبھی کھولیں گے
برِسرِ دار بھی حق بولیں گے

مدارس کا حال

اِدھر طلبہ پریشاں ہیں ' اُدھر استاد حیراں ہیں
نہ جانے حشر کیا ہوگا ' یہاں ہم نذرِ زنداں ہیں

مفید ایجادات

سائنس کے کرشمے دنیا پہ یوں عیاں ہیں
جیسے خدا کی رحمت ہر سو برس رہی ہو

۱۹۸۸ء میں گرینڈ فاکس پیراڈائز ہائی اسکول نارتھ ناظم آباد کراچی کے دسویں جماعت کے شرارتی طلباء کی فرمائش پر مندرجہ ذیل تین اشعار کہے۔

دہم کے کچھ خصائل مجھ سے سنئے
ہیں کیا اُن کے مسائل مجھ سے سنئے
خدا کا شکر ہے جان ان سے چھوٹی
بچے کیا کچھ وسائل مجھ سے سنئے

اگر ہوتی کوئی بھی خاص خوبی
تو میں کہتا، فضائل مجھ سے سنئے

اندھیرے

مجرم کو کھلا چھوڑ کے لاتے ہیں تباہی
معصوم کو پھنسوانے میں دیتے ہیں گواہی
کم ظرف وڈیرے ہوں کہ حاکم ہوں کہ تاجر
پھیلاتے ہیں ہر دور میں یہ لوگ سیاہی
مصلح کو کسی دور میں چلنے نہیں دیتے
بدکاروں کو سب مل کے دلا دیتے ہیں شاہی

استغفار

توبہ میں کرتا رہتا ہوں پھر توڑ دیتا ہوں
رب کے کرم پہ خود کو میں چھوڑ دیتا ہوں
امید ہے کہ عفو و کرم ان کی شان ہے
اِس آس پر میں فکر سبھی چھوڑ دیتا ہوں

بندہ پروری

کھیتیاں سر سبز فرمائیں غذا کے واسطے
اور چوپائے کئے پیدا بقا کے واسطے
چاند اور سورج کئے روشن ضیا کے واسطے
کل جہاں تیرے لئے ہے، تو خدا کے واسطے

کج فہم لوگ

سنی یہ سمجھتے ہیں کہ شیعی ہے یہ شاید
اور شیعہ سمجھتے ہیں کہ سنی ہے یہ شاید
اور کچھ یہ سمجھتے ہیں جماعتیہ ہے
کچھ کہتے ہیں شاید یہ وہابیہ ہے
ناصرؔ شہ ابرار کا شیدائی ہے
ان لوگوں پہ ظلمت کی گھٹا چھائی ہے

مسلمان

ہے کلمۂ توحید پہ اس کا ایماں
ظاہر بھی مسلمان ہے باطن بھی مسلماں
ناصرؔ نہیں گمراہ بفضلِ ربی
ہیں حامی و ناصر وہ حبیبِ رحماں

شکر

میں نے کچھ بھی نہیں کیا لیکن
رب نے سب کچھ عطا کیا مجھ کو
دین ایسی ہو اس کریم کی جب
اس سے کیونکر ہو کچھ گلہ مجھ کو

دعا

نہو اہل اسلام میں بغض و کینہ
سما جائے ہر دل میں نورِ مدینہ

روحِ نظیر اکبرآبادی سے معذرت کے ساتھ

جو کبر میں گھرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
جو بھیک مانگتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
جو شانِ اتقا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
چیٹنگ جو کر رہا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
ماضی میں گم ہوا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
جو آگے دیکھتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
کاہل جو ہو گیا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
جو کام کر رہا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
بے جرم پھانستا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
مجرم چھڑا رہا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
جو جہل میں گھرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
ناصرؔ، پڑھا لکھا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

عفو

جب اختیار تم کو دیا جائے حکم میں
جائز ہوں گر وہ سارے تو آسان کام لو
بات اپنی ذات پر ہو تو پھر درگزر کرو
پامال حدِّ رب جو کرے انتقام لو (۱)

رحمت

میری طلبی کل جو عدالت میں ہوئی تھی
وہ خوف کا عالم تھا کہ حالت ہی بُری تھی
الزام بڑا چھوٹا لگایا تھا جو مجھ پر
اللہ کی رحمت تو مگر اس سے بڑی تھی
بے جرم پھنسانے کی تدابیر تھیں جتنی
آفت سے برّیت مجھے اتنی ہی ملی تھی

---

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو احکام میں اختیار دیا گیا تو آپ نے دونوں میں سے آسان اختیار فرمایا جس میں گناہ بھی نہ ہو اور اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ لوگوں میں سب سے زیادہ اس سے دور رہتے۔ اور نہیں انتقام لیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی بات میں اپنی ذات کے لئے مگر جب پامال کی جاتی اللّٰہ کی حد تو آپ اللہ کے لئے انتقام لیتے (حدیث بخاری و مسلم)

مبارکباد

حق ادا کرتا ہے جو استاد کا
مستحق ہے وہ مبارکباد کا

دس سال میں بھی Ph.D کی ڈگری نہ ملنے پر

نہ تو لائے بڑی سفارش ہم
نہ کسی کی کبھی خوشامد کی
جس کے باعث نہ مل سکی ڈگری
اور نہ ہم نے ہی خود درآمد کی

بے دین

قدم بے ڈھنگے رکھنے سے سمجھ ہی ماری جاتی ہے
خدا کا دین چھوڑیں تو مصیبت آ ہی جاتی ہے

کراچی کے طلبا پر قیامت

کالج کا لڑکا کالج سے بھاگا
ٹیچر نے اُس کو رستے سے تاکا
وہ گھیر کر اُس کو لائے کالج
سب نے دلایا اُس کو دلاسا

دل نہ لگا یا پڑھنے میں اُس نے
والد کو اُسی کے سر نے بلایا
بے حد دکھی تھا والد بھی اس کا
کہنے لگا وہ آفت کا مارا
کالج پہنچ کر مارا نہ جاؤں
کس طرح جاؤں کالج کو ابّا
بے جرم پکڑے جاتے ہیں لڑکے
کیا ہو سکے گا گر مجھ کو جکڑا
ابا! میں پڑھنے میں کیا دل لگاؤں
ہر چیز سے میں سنتا ہوں رونا
اس حال میں کیا تعلیم ناصرؔ
ہر ہاتھ میں ہے پھانسی کا پھندا

دعا

یا الٰہی تجھ سے ناصرؔ کی یہی ہے التجا
اس کو مل جاے رضا تیری، وہ یہ مانگے دعا

درخواست

ایک ہی اپنا نعرہ ہے اور ایک ہی ہے منشور
آپ اگر چاہیں تو ہم ہوں خدمت پر مامور

مسلماں بن

ہے فرمانِ الٰہی ، دھیان رکھو امتحاں ہوگا
اطاعت رب کی جس نے کی وہی بس شادماں ہوگا
بھلائی دین و دنیا کی اسی نکتے میں پنہاں ہے
مسلماں بن، مسلماں رہ، اگر کچھ بھی مسلماں ہے

فضول خرچ

میاں کو خرچے کا اپنے حساب کیا دیں گی
فضول خرچ جو ہیں وہ جواب کیا دیں گی

شفاعت

نہ یہ جاہ و حشم، دنیا کی عزّت کام آئے گی
نہ رشتے کام آئیں گے نہ دولت کام آئے گی
یہیں سارا دھرا رہ جائے گا، میدان محشر میں
فقط فضلِ الٰہی سے شفاعت کام آئے گی

سفر

آنے جانے کا تانتا ایسا ہے
ایک آتا ہے ایک جاتا ہے

امتحان در امتحان

امتحاں گاہ میں وہ آخری وقت
کس مصیبت سے کاٹتے ہیں ہم
دیکھتے ہیں گھڑی گھڑی وہ گھڑی
جس گھڑی خوف چاٹتے ہیں ہم

امتحانی ماحول

حفاظت ہو کس طرح اُستاد کی
سماعت ہو کیا اُسکی فریاد کی
اگر حاکم وقت بھی ہوں کرپٹ
سنے کون اُستادِ ناشاد کی
کہیں چاچے مامے، کہیں ہم وطن
کہیں بھانجے ہیں کہیں ہم سخن
کہیں ہیں بھتیجے تو بھائی کہیں
کہیں نانا ' نانی سگائی کوئی
کوئی پیارا بیٹا کوئی یار ہے
سبھی جب ہوں چیٹر تو کیا عار ہے
کسی کا سگا بھائی ہے تھانیدار
کسی کا کوئی غنڈا ہے یار غار
نہ ہو مشورہ جب کسی کو قبول
تو ہے کارِ اصلاح بالکل فضول

مگر ناصرِ غمزدہ کچھ تو کر
جہادِ قلم کو بنا معتبر

طلبہ کا گلہ

کیا چیک میں نے تو نکلے وہ چیٹر
جو پکڑا تو بولے یہ ہے ظلم ہم پر
بہر سمت مکّار و عیّار ہیں
کریں نقل ہم کیوں گنہگار ہیں

ہے آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا
جو کی نقل ہم نے بُرا کیا کیا

خلفاء

پیر، آج کل خلیفہ بناتے ہیں صرف اُنھیں
علم و عمل سے واسطہ جن کا نہیں رہا
ان اقربا کو دیتے ہیں اپنی خلافتیں
مردانِ حق سے رابطہ جن کا نہیں رہا

تاریخ پاکستان

لٹتے ہیں کہیں پر تو وہ لٹتے ہیں مہاجر
پٹتے ہیں کہیں پر تو وہ پٹتے ہیں مہاجر

قربانی جو دیتے ہیں وہ دیتے ہیں مہاجر
اور ان کا بدل کچھ نہیں لیتے ہیں مہاجر
وہ صوبے کہ جن میں تھے مسلمان زیادہ
رکھتے تھے وہ کفّار پہ ایقان زیادہ
آراستہ جو علم و ہنر سے تھے مسلماں
اِس ملک کے خالق تھے وہی صاحبِ ایماں
تعداد میں تھوڑے تھے مگر عزم میں پختہ
وہ لوگ جو ایمانِ الٰہی میں تھے پختہ
سرکارِ مدینہ نے ریاست جو بنائی
پھر آپ کے اصحاب نے شان اس کی بڑھائی
انصار نہیں تھے، خلفا سب تھے مہاجر
اور باقی مسلمان کے ساتھی تھے مہاجر
یہ نکتہ سمجھ لیتے یہاں کے جو مقامی
ہر ایک مہاجر کو وہ پھر دیتے سلامی
جو پھیلی تباہی ہے یہ صورت بھی نہ ہوتی
ناصرؔ میری ملت کی یہ حالت بھی نہ ہوتی

خواص کے علاقے

ان کے بنگلے کوٹھی میں تو بجلی بھی ہے پانی بھی
جھوٹے بل ہم بھرتے بھرتے کھانے لگے گڑدھانی بھی

مظلوم کراچی

تھانوں کے ہاتھوں زخمی کراچی
پبلک یہاں کی جیلوں میں دھانسی
شہری محافظ قاتل ہوئے ہیں
بے جرم شہری پاتے ہیں پھانسی

سزا جزا

رب کے نافرمان ہیں جتنے دوزخ ہی میں ڈوبتے ہوں گے
اس کی اطاعت کرنے والے خلد کی عشرت لوٹتے ہوں گے
دنیا میں جو ڈوبے ہوئے تھے اس کی سزا تو ملنی ہے
رشتے ناتے کام نہ دیں گے سارے سہارے ٹوٹتے ہوں گے

استغاثہ

یا امامَ المرسلیں یا رحمتہَ للعالمیں
رحم کا طالب ہے ناصرؔ یا شفیعَ المذنبیں

میرے سرکار میری عرض سنیں
سب کی عرضی قبول ہو جائے
در پہ حاضر ہے ناصرؔ مضطر
خادموں میں شمول ہو جائے

اہبات ناصر

جو گزر گئی اسے بھول جا جو ہے سامنے اسے یاد رکھ
جو ملا ہے تو اسے بھول جا جو نہ مل سکا اسے یاد رکھ

اللہ اللہ کی صدا آنے لگی دل سے مرے
یا الٰہی آ گئے ہیں کتنے اچھے دن مرے

جب پڑا چھاپا اُداسی چھا گئی
ورنہ ہنگامہ بپا تھا ہر جگہ

"اچھی بچی"

صفیہ اچھی بچی ہے
کہنا سب کا سنتی ہے
صبح سویرے اُٹھتی ہے
دیکھو کتنی اچھی ہے
یاد خدا کو کرتی ہے
اس کا اللہ بیلی ہے
اٹھتی ہے یہ کلمہ پڑھ کر
اپنا منہ خود دھوتی ہے
کر لیتی ہے ناشتہ جلدی
کیسی پیاری بچی ہے

پڑھنے کو جانے سے پہلے
کپڑے خود ہی بدلتی ہے
جیسے ہی اسکول میں پہنچے
سب کو سلام یہ کرتی ہے
گھر پہ اسکول سے آتے ہی
کہتی امی امی ہے
جلدی جلدی کھانا کھا کر
کام اسکول کا کرتی ہے
کھیلتی ہے پھر اسکے بعد
ہر عادت ہی اچھی ہے
اوّل شب سو جاتی ہے
عادت یہ بھی پیاری ہے

حیاۃ الانبیاء بعد الممات

موت انبیاء کو آتی ہے اک آن کے لئے
اک آن بعد اُن کو حیات دوام ہے (۱)
فرمان ہے حضور کا زندہ ہیں سب نبی
انسان خاک سمجھے کہ عقل اس کی خام ہے

---

(۱) الانبیاء احیاء فی قبورھم (حدیث)
ترجمہ: انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

فاعل حقیقی

جو بھی کچھ ہوتا ہے سب کچھ ہی خدا کرتا ہے (۱)
وہ تو بندوں کے لئے اچھے سے اچھا کرتا ہے

انساں کا کیوں کرہو گلہ، وہ تو سبب کار ہے
خالق کا شکوہ کیوں کروں وہ مالک و مختار ہے

زندگی خود امتحاں ہے آج بھی
جو نہ سمجھا وہ وہاں پکڑا گیا

---

(۱) قل کل من عنداللہ (آیت ۷۸، النساء)

ترجمہ: آپ فرمادیں سب کچھ اللہ کی جانب سے ہے۔

سلام برزمین سلام مولانا جمیل الرحمٰن قادری

اے ہمارے پیارے آقا الصلوٰۃ والسلام
رہبر دنیا و عقبیٰ الصلوٰۃ والسلام

آپ ہیں محبوب رب اور آپ ہی سے ہے حیات
آپ سے رحمت ہے ہر جا الصلوٰۃ والسلام

آپ کی امت میں ہم ہیں یہ بڑا اعزاز ہے
کیوں نہ پھر قرباں ہوں مولا الصلوٰۃ والسلام

ہم وہ مسلم ہیں نبی کے نام لیوا اس قدر
ہر جگہ ہر اک پڑھے گا الصلوٰۃ والسلام

ارض طیبہ سے یہ دوری کہہ رہی ہے دم بدم
کاش یہ روضے پہ پڑھتا الصلوٰۃ والسلام

ہے یہ ناصر آپ کے دین مبیں سے پُرضیا
آپ نے بخشا اُجالا الصلوٰۃ والسلام

مشائخ قادریہ رشیدیہ

پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی قادری

باہتمام

مسند نشین

صاحبزادہ جناب

ابرار محمد احمد فاروقی قادری صاحب دامت فیوضہم العالیہ

اسلامک فاؤنڈیشن آف پاکستان

پوسٹ بکس ۷۰۰۴ کراچی ۷۴۰۰۰

ورثۃ الانبیاء
پروفیسر ناصر الدین

الاربعین فی التصوف
ناصر الدین

مجموعۂ درود شریف

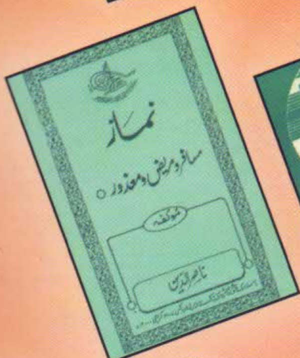
نماز
مسافر، مریض و معذور
مؤلفہ
ناصر الدین

بزرگان کراچی
ناصر الدین
غضنفر اکیڈمی پاکستان کراچی

اضیاف اللہ
ناصر الدین

مشائخ قادریہ رشیدیہ
اسلامک فاؤنڈیشن آف پاکستان

فیضان قادریہ
قیام پاکستان میں علماء و مشائخ قادریہ کی خدمات
پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی قادری
اسلامک فاؤنڈیشن آف پاکستان

بزرگان قادریہ
پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی قادری
اسلامک فاؤنڈیشن آف پاکستان

جدید مسائل کا اسلامی حل
ناصر الدین

جامعہ کراچی کے نئے نصاب کے مطابق
اسلامیات لازمی
ڈاکٹر ناصر الدین

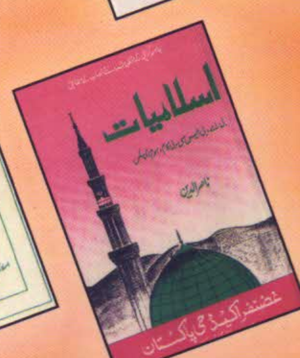
اسلامیات
ناصر الدین
غضنفر اکیڈمی پاکستان